صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 30 اکتوبر 2014ء بمطابق 05 محرم الحرام 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَا تَشۡتَرُوا۟ بِعَهۡدِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللّٰہِ هُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ إِن کُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ O مَا عِندَکُمۡ یَنفَدُ وَمَا عِندَ اللّٰہِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجۡزِیَنَّ الَّذِینَ صَبَرُوٓا۟ أَجۡرَهُم بِأَحۡسَنِ مَا کَانُوا۟ یَعۡمَلُونَ۔

(ترجمہ): اور خدا سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت بیچو اور) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ (کیونکہ ایفائے عہد کا) جو صلہ خدا کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے کہ (کبھی ختم نہیں ہو گا) اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم اُن کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ ان شاءاللہ آپ کو، یہ 'کونسچنز آور' ختم ہو جائے پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ جعفر شاہ صاحب کی اور میری ملالہ کے اوپر جو قرارداد ہے جو جعفر شاہ صاحب نے پیش کی ہے تو وہ اگر اس میں، اگر آج پیش۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہاؤس، یہ ہاؤس بھی پورا ہو جائے گا، یہ کونسچنز۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ٹھیک ہے لیکن آپ اگر آج، آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ 'کونسچنز آور' پورا ہو جائے تو اس کے بعد دیکھیں گے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: کیونکہ ملالہ کا جو سبجیکٹ ہے، یہ بہت Important ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': Mufti Said Janan Sahib, 1884.

* 1884 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹانک میں مختلف قسم کے چھوٹے بڑے ہسپتال موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں کئی آسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض ہسپتالوں میں مختلف قسم کی مشینری موجود ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع ٹانک کے مختلف ہسپتالوں میں خالی آسامیوں کی تعداد بتائی جائے، نیز حکومت خالی آسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) ان ہسپتالوں میں فعال و غیر فعال مشینوں کی تعداد بتائی جائے، نیز ہر مشین کی قیمت کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) ضلع ٹانک کے مختلف ہسپتالوں میں مختلف کیٹگری کی 43 آسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل منسلک ہے، نیز محکمہ ہذا نے ماضی قریب میں 599 ڈاکٹرز ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے ہیں اور ان کی تعیناتی مختلف اضلاع کے ہسپتالوں میں خالی آسامیوں پر کی گئی ہے جن میں 07 ڈاکٹرز ضلع ٹانک میں تعینات کئے ہیں۔پبلک سروس کمیشن میں نرسوں کا انٹرویو مکمل ہو چکا ہے، عنقریب نرسوں کی آسامیاں بھی پر کی جائیں گی۔

(ii) فعال مشینیں درج ذیل ہیں:

1۔ ڈینٹل یونٹ ڈی ایچ کیو ٹانک۔

2۔ انکیوبیٹر مشین۔

3۔ ای سی جی مشین۔

4۔ ایکسرے پلانٹ ڈی ایچ کیو ٹانک۔

5۔ لیب ٹیسٹ مشینری۔

غیر فعال مشینیں درج ذیل ہیں:

1۔ ایکسرے پلانٹ آر ایچ سی (بجلی کی کم وولٹیج)۔

2۔ جنریٹر۔

3۔ او پی جی مشین ڈی ایچ کیو ٹانک (ریڈیالوجسٹ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے)۔

4۔ الٹرا ساؤنڈ مشین ڈی ایچ کیو ٹانک (ریڈیالوجسٹ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے)۔

ضلع ٹانک کے مختلف ہسپتالوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد
1۔	میڈیکل سپیشلسٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	01
2۔	ماہر امراض چشم ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	01
3۔	گائناکالوجسٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	01
4۔	ریڈیالوجسٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	01

5۔	انستھیزیا سپیشلسٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	01
6۔	بلڈ بنک آفیسر ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	01
7۔	میڈیکل آفیسر ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	01
8۔	چارج نرس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	15
9۔	میل نرس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک	05
10۔	میڈیکل آفیسر بی پی ایس19 آر ایچ سی	01
11۔	میڈیکل آفیسر بی پی ایس18 آر ایچ سی	01
12۔	میڈیکل آفیسر بی پی ایس17 آر ایچ سی	02
13۔	کمپیوٹر آپریٹر آر ایچ سی	01
14۔	میڈیکل آفیسر بی پی ایس17 بی ایچ یو	10
15۔	کمپیوٹر آپریٹر ڈی ایچ او آفس ٹانک	01

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! غالباً زه به ستاسو توجه منسټر صاحب طرف ته واړوم چې منسټر صاحب لا اوسه پورې تشریف نه دے راوړے-----

اراکین: منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

مفتی سید جانان: بنه ماشاء الله، ما شاء الله، ډیر شکر، الحمد لله، شکر دے جی چې راغلو۔ زه جی، ما دې سوال کښې، دا سوال زما د ضلعې متعلق نه دے، دا سوال جی زما د ضلعې متعلق نه دے خو زه دا خبره جی ضرور کوم چې دوئ ما ته کوم تفصیل راکړے دے، دغې هسپتال کښې نهه مشینونه دی، نهه کښې څلور مشینونه غیر-----

جناب سپیکر: کتنی میں؟ آپ کی نہیں سمجھا، آپ کیا کہہ رہے ہیں، کتنی تعداد، کتنی بتارہے ہیں؟

Mr. Mehmood Ahmad Khan: Sir, nine.

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔

مفتی سید جانان: دا جی 1884 نمبر سوال دے جی----

جناب سپیکر: جی، جی۔ (قہقہہ)

مفتی سید جانان: ما جی دا خبره اوکړله چې د ټانک هسپتالونو کښې ټوټل نهه مشینان دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، ٹھیک ہے، یہی زبان بولا کرونا۔ (قہقہہ)

مفتی سید جانان: او نهه مشینانو کښې جی شلور مشینان غیر فعال دی او پینځه مشینان ورکښې فعال دی جی، زه د منسټر صاحب نه یو تپوس کوم چې دا کله نه غیر فعال دی اوکومو کومو هسپتالونو کښې دی؟دویم تپوس جی دا کوم، آټھ نمبر باندې دی،"ضلع ٹانک کے مختلف ہسپتالوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل؟" په آټھ نمبر باندې دی "چارج نرس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹانک"پینځلس پوسټونه جی دیکښې خالی دی او میل نرس ډی ایچ کیو هسپتال ټانک پینځه پوسټونه ورکښې خالی دی۔ هم دغه شان جی میډیکل آفیسر دس پوسټونه ورکښې خالی دی، نو زه دا ګزارش کوم چې دا ډک پوسټونه ورکښې څو دی چې پینځلس ورکښې خالی دی، دیکښې شوی څو دی او چې لس ورکښې نشته، دیکښې څو څو پوسټونه دی؟ منسټر صاحب نه زه دا جواب غواړم۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! ضمنی، ضمنی، سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه یو خبره درته کوم، یو منټ، یومنټ دغه چې دے حلقه د دغه ده بیټنی ده او کوئسچن پرې ته اوچتوې؟ بنه بیټنی، وہ اس کا حلقہ ہے نا، تھوڑا اس پہ کوئی بات کرنے دیں۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ د مفتی صاحب ډیره شکریه ادا کوؤ، دا کوئسچن مخکښې ما راوړے وو خو هغه ټائم کښې منسټر صاحب شوکت صاحب وو، ډیره کلکه وعده ئے کړې وه خو لا تر اوسه پورې پوره نه شوه۔ سپیکر صاحب! دغه شان ډی ایچ او هم جون کښې ریټائرډ شوے دے، د ټانک، اوس هغه چې کوم ایم ایس وو، هغه سره د ډی ایچ او هم چارج دے او ایم ایس هم، زه درې پیرې سیکرټری ته پخپله تلے یم چې کم از کم ستاسو په مرضئ د وی خو تاسو ډی ایچ او راکړئ، ایم ایس راکړئ، هغه بائیس ګریډ ته تلے دے،

اکیس هغه چې کوم ته ئے ورکړے دے چارج، وائی چې مونږ سره منیجمنټ کیډر نشته۔ بیا ما ورته اووئیل چې دا خو زما ذمه واری نه ده، دا خو ستاسو ذمه واری ده، ما وئیل چې ما ته جنرل کیډر راکړئ چې هغه بیا Establishement department observations پرې اولګوی، واپس ئے کړی، څلور میاشتې اوشوې، منسټر صاحب ناست دے، زما ټانک کښې نه ډی ایچ او شته، نه ایم ایس شته، چارج ئے ورکړے دے دغسے، دغه شان دے چې دا څه قسم خبره مې اوکړه، دا ټول پوسټونه خالی دی۔ هغلته چې مونږ د ډیډک میټنګ هم رااوغواړو، ایم ایس دغه خبره کوی چې نه مونږ سره ډاکټران شته، نه نرسانې شته، نه د اینستهیزیا والا شته، هیڅوک هم نشته، دا هسپتال د خدائے په رحم وکرم باندې چلیږی۔منسټر صاحب ته دا خواست کوؤ چې ته خپل ډیپارټمنټ ته کم ازکم دومره هم تا ته پکار دی چې تا په هیلتھ کښې ایمرجنسی لګولې ده خو لیکن ستا ایمرجنسی اثرات مونږ ته نه دی رارسیدلی۔ دے د مونږ ته جواب راکړی، مونږ د ده د ډیپارټمنټ نه بالکل نه یو مطمئن، بالکل نه یو مطمئن ځکه چې څلور میاشتې کښې یو ډی ایچ او او یو ایم ایس نشی لګولے، دے به بیا هیلتھ ډیپارټمنټ څنګه اوچلوی؟

جناب سپیکر: شہرام خان۔۔۔۔

جناب نور سلیم ملک: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس پہ دیکھیں، اس پہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی، وہ جو اس نے کیا ہے۔ (مداخلت) جی نہیں، وہ شہرام خان۔۔۔۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ مفتی جانان صاحب۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تھوڑا سا وہ جواب دے دیں پھر اگر کوئی اس پہ کوئسچن رہتا ہے تو بات کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، مطلب اس پہ تو، پھر ایک منٹ شہرام خان! اس پہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں ڈیبیٹ نہیں کرتا، اس سے Related ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟ جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ جیسے کہ نیٹنی صاحب نے بات کی ہے کہ ہسپتالوں میں ڈی ایچ او نہیں ہے، فلاں نہیں ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ ان کا حافظہ میرے خیال میں بڑا کمزور ہے، ذرا اس پہ آپ اگروہ کرلیں، جب یہ جدھر بھی جاتے ہیں سر، وہاں پہ ایم ایس کو، فلاں کو، جو بھی ہے، وہاں پہ Suspend کر لیتے ہیں، اپنی کارکردگی دکھانے کیلئے وہ یہی ایکشن لیتے ہیں کہ یا وہ Suspend کرتے ہیں اور پھر دو دو، تین تین مہینے اس ایم ایس کا، اس ڈی ایچ او کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ میں نے Suspend کیا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں شاید آپ نے دیکھا ہوگا کہ منسٹر صاحب بنوں گئے تھے اور وہاں پہ جو آئی ڈی پیز کے بچے پڑے ہوتے ہیں، وہ اس پہ چھلانگیں لگا رہا تھا، میڈیا نے کافی یہ چیز نوٹ کی کہ اگر منسٹر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ منور خان صاحب! اس کے ساتھ Related نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں، Related ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو جو، آپ ایسی بات کریں جو سپلیمنٹری، یہ سپلیمنٹری، یہ سپلیمنٹری۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جو منسٹر صاحب ایکشن لیتے ہیں، سر! کم از کم اس کو Follow بھی کریں کہ میں نے فلاں کو Suspend کیا ہوا ہے، تین چار مہینے سے وہ بندہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا۔ نور سلیم خان! نور سلیم! سپلیمنٹری۔ یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا۔ نور سلیم، ملک نور سلیم۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! یہ Related question ہے، سر! میرا یہ سپلیمنٹری کوئسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، مطلب جو Related ہو۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر! جیسے ٹانک کا ایشو ہے، ٹھیک اسی طریقے سے میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہونگا، بالکل اسی طرح کا مسئلہ لکی مروت ضلع میں ہے اور بدقسمتی سے میں نے پچھلے پانچ مہینے پہلے لیٹر لکھا ہے، باقاعدہ محکمے کو، منسٹر صاحب کو بھی لکھا ہے، سیکرٹری صاحب کو بھی لکھا ہے، ڈی جی صاحب کو بھی لکھا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی اس معاملے کو اٹھایا لیکن منسٹر صاحب نے سٹینڈنگ کمیٹی میں آنا گوارا نہیں

سمجھا، تین دفعہ اس کی میٹنگ ہوئی، وہ ایک میں بھی شریک نہیں ہوئے، مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے، وہاں پہ لوگ بہت زیادہ متاثر ہیں، ہسپتال میں کوئی سہولت موجود نہیں ہے، آپ کے ڈی جی نے سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کے دوران تسلیم کیا کہ اس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو ہسپتال کہنا بھی گناہ ہو گا، وہ انہوں نے خود Accept کیا اور میں حیران ہوں کہ میں پانچ مہینے سے مستقل اس کو Follow کر رہا ہوں، لیٹرز لکھ رہا ہوں لیکن مجھے محکمے کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا ہے اور وہاں پہ ایمبولینسز نہیں ہیں، ہسپتال کی پوری حالت خراب ہے، ایک ایمبولینس ہے، وہ بھی ڈی ایچ او کے زیر تصرف ہے اور وہ استعمال کر رہا ہے، اس کو جو ہے نا ڈاکٹرز وہاں پہ Available نہیں ہیں، میں نے خود اس ہسپتال کا وزٹ کیا، وہاں پہ ایک کلاس فور ایمپلائی نے مجھے ہسپتال دکھایا And all the doctors were busy in some other meeting تو مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ ابھی تک اس کا کچھ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں ادھر ہوں جی۔

جناب نور سلیم ملک: جی؟

جناب سپیکر: میں ادھر ہوں۔

جناب نور سلیم ملک: آپ ادھر ہیں، سوری سر! (قہقہہ) شکریہ جناب سپیکر۔

(اس مرحلہ پر کچھ اراکین اسمبلی ضمنی سوالات کیلئے کھڑے ہوئے)

جناب سپیکر: دیکھیں، تین سپلیمنٹری کوسچنز ہو سکتے ہیں، زیادہ نہیں ہو سکتے۔ (مداخلت) نہیں، میرے خیال میں یہ خالد خان کو اس لئے کہ یہ پہلے اٹھا تھا۔ خالد خان بات کریں اس کے بعد جو ہے نا میں منسٹر صاحب کو، خالد خان! ایک سپلیمنٹری کوسچن، سپلیمنٹری۔

جناب خالد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، خالد خان۔

جناب خالد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! څنګه چې دا کوم Sanctioned پوستونه دی او په کوم باندې چې دا ډاکټران نشته نو سپیکر صاحب! دغه شان مسئله زمونږ د چارسدې هم ده۔ دا که ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال دے، په هغې کښې چې کوم Vacancies دی په کوم چې لکه ډاکټران،

Sanctioned پوسٹونہ دی۔ اوس پکښې یو مسئله نوې چې کومه Create شوې ده چې تحصیل هیډ کوارټر هسپتال تنګے جمال آباد آر ایچ سی په هغې باندې جناب سپیکر صاحب! پوسټونه چې کوم وو Sanctioned د Eighteen دغه پوسټونه پکښې Sanctioned وو خو اوس هغه Recently سیکرټری صاحب هغه دغه ځائې نه ټرانسفر کړل چې بهئ دا Seventeen چې کوم دے، دا په دې Eighteen پوسټونو باندې کار نشی کولے او دا دلته د دوئ موجودګی چې کومه ده غیر قانونی او غیر دغه ده، نو جناب سپیکر صاحب! زما به دا ګزارش وی منسټر صاحب ته چې کوم اوس 17 ډاکټران چې کوم وو نو هغه ئے هم دغه هسپتال نه ټرانسفر کړل او د 18 پوسټونه چې کوم دی، هغه هم Vacant دی او Already په دیکښې د ډاکټرانو چې کوم دے هغه د مخکښې نه چې کوم کمے وو، هغه هم موجود دے نو دې سره ډیر زیات مشکلات دی، تکلیف دے۔ بل اهم خبره چې کوم ده، د چارسدې د ایم ایس چې په چارسده کښې تقریباً د شپږو میاشتو نه چې ایم ایس چې کوم دے، هغه په دواړو پوسټونو باندې د ډی ایچ او په پوسټ باندې دغه اپوائنټ شوے دے او ایم ایس شپږ میاشتو نه ټرانسفر شوے دے، نو لکه دغه هم یو مسئله ده چې کم از کم ایم ایس لکه دواړه Acting charge ورسره دی، As a DHO هم ډیوټی کوی او As a MSهم کوی نو زما به دا هم ریکویسټ وی چې کم از کم دا خو ډیر زیات اهم پوسټ دے۔

جناب سپیکر: میں منسٹر صاحب کو مائیک دیتا ہوں، منسٹر صاحب!

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! مجھے ایک بات کرنی ہے اس سلسلے میں، مجھے تھوڑا وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یا تو اس طرح کریں کہ اس کو باقاعدہ ڈیبیٹ کیلئے منظور کروائیں تاکہ پھر اس پہ Proper debateہو جائے یا گر۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جب آپ ہی ہماری بات نہیں سن رہے تو منسٹر کیا سنے گا؟

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں، منسٹر صاحب تو، منسٹر صاحب اپنی بات کرے، اس کے بعد، (مداخلت) منسٹر صاحب۔ اس کے بعد میں آپ کو دونگا، ایک تو وہ بات تو کر لیں نا، اس کے بعد اگر کوئی بات ہو تو آپ کر لیں۔

سینیئر وزیر(صحت): شکریه سپیکر صاحب۔ مفتی جانان صاحب سوال راوړے دے، هغې کښې Already جواب In detail ئے ورله ورکړے دے۔ تر څو پورې چې دوئ د څلورو مشینانو خبره اوکړه چې کوم فنکشنل نه دی، په هغې کښې کوم ایکسرے پلانټ چې دے نو هغه د وولټیج د وجې د هغې مسئله ده، چونکه هغې ته بجلی ډیره پکاره ده، هغلته بجلی کمه وی، وولټیج پرابلم دے، د هغې د وجې نه کیږی یو-----

جناب سپیکر: تاسو لږ Attention که اوکړو، ملک صاحب! ستاسو Attention پکار دے چې تاسو د منسټر صاحب جواب واورئ چې هغې باره کښې تاسو لږ Please attention with-----

سینیئر وزیر(صحت): دویمه خبره دا ده جی چې تر څو پورې د OPG او د دغه خبره ده، نور ریډیالوجسټ Overall په صوبه کښې کم دی جی، د هغې د پاره موجوده حکومت دا کار کړے دے جی چې Special stipend ورله مونږ ایښودے دے چې Radiology, pathology او بل Anesthesia دا درې داسې شعبې دی چې په دیکښې نوی ډاکټران نه دی راروان نو د هغوی د Encourage کولو د پاره مونږ چې موجوده کوم سروس سټرکچر ورکولو په هغې کښې جی مونږ هغوی د پاره Stipend کیښودو چې هغه خلق Encourage شی او راشی او په دیکښې چې دا کوم مشینان دا کوم ریډیالوجسټس چلوی، دا به چې کوم دے نو د هغوی په وجه باندې کیږی نو هغې کښې مونږAlready لګیا یو۔ تر څو پورې د ډی ایچ او ټانک خبره ده جی، بالکل د دوئ خبرې سره زه اتفاق کوم، مونږ دوه درې سمرئ اولیږلې خو اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ په هغې باندې ریزرویشنز، کمنټس اولیکل، واپس ئے کړل۔ اوس مونږ بیا سمری لیږلې ده چیف منسټرصاحب ته، ان شاء اللّٰه، کیدې شی سبا پورې اوشی یا محرم نه فوراً بعد اوشی نو دوئ ته به ان شاء اللّٰه مونږ ډی ایچ او ورکړو که خیر وی، دا مسئله به حل شی ان شاء اللّٰه۔ د دې نه علاوه دوئ د لکی مروت خبره اوکړه جی، لکی مروت کښې Already که دوئ ته څه کمپلینټس وی، زه بالکل Available یم، Any time یم، دوئ د راشی ماسره د کښینی، زه پخپله ټول ایم پی اے ګانو

صاحبانو ته وایم چې د دوئ Concerned کوم ډسټرکټس دی، کومې حلقې دی، په هغې کښې کوم هاسپټلز دی، په هغې کښې کوم پرابلمز دی، زۀ Twenty four hour available یم، I can sit with them, I can talk to them، خبره ورسره کولے شم۔ مسئلے، چې څه ئے ضرورت دے او څه ډیپارټمنټ فوری کولې شی، څه باندې ټائم لګی، هغه مونږ دوئ سره ډسکس کولے شو ان شاء اللّٰه او زما ورته وایه که سبا ما سره کښینی، سبا هم ورسره کښیناستے شم، بریک کښې ورسره هم کښیناستے شم او دوئ ته څه پرابلمز وی، هغه به ورله مونږ ان شاء اللّٰه Solve کړو، هغې کښې څه مطلب هوائی څه خبره نشته۔ دریمه خبره جی د چارسدې د ایم ایس اوشوه، Already سمری تلې ده جی چیف منسټر صاحب ته او هغوی ته به ان شاء اللّٰه، دوئ ته به ایم ایس ورکړے شی، ان شاء اللّٰه دا مسئله به Solve شی۔ یو بله خبره دا کوم جی، (مداخلت) یو بله خبره کوم جی، هغې کښې دا دے چې (مداخلت) یو یو-----

(شور)

جناب سپیکر: اچھا جی، نہیں، منسٹر کو تو جواب پورا کرنے دیں۔

سینئر وزیر(صحت): بله خبره دا ده جی چې-----

جناب سپیکر: وہ جو آپ کا Written legal، وہ میں Proceed کروں گا۔

سینئر (وزیر صحت): مونږ دا کار کړے دے ډیپارټمنټ چې کوم ځائې کښې هم چې څومره Tertiary hospitals دی، په دیکښې چې کوم سپیشلسټ کسان دی چې ایم او از دی But دا سپیشلائزیشن پارټ ون پارټ ټو ئے ختم کړے دے، هغه ټول مونږ Pull out کړی دی Tertiary hospitals کښې او مونږ Peripheries ته مختلف ډسټرکټس ته اولیږل جی۔ هغې کښې ډیرو Compliance کړے دے، چې چا Compliance نه دے کړے، ما Already ډیپارټمنټ له دوه ورځې مخکښې آرډر ورکړے دے چې ای اینډ ډی رولز د لاندې د هغوی خلاف انکوائری واخلئ۔ د هغې وجه دا ده چې د دې ډسټرکټ نه او د پېښور نه څوک تلو ته تیار نه دی او په هغې باندې ډیپارټمنټ چې کوم آرډرز کړی دی د ای اینډ ډی رولز د لاندې، ان شاء اللّٰه د هغوی خلاف مونږ انکوائری کوؤ۔ بله خبره دا

د ه، تانک د پاره چې کوم Recently ډاکټران Three hundred and nineteen hire کیږی لګیا دی، په هغې کښې Already سمری چیف منسټر ته، چیف سیکرټری ته تلې ده، د هغوی به Approval اوشی، اپوائنمنټ به اوشی تانک د پاره چونکه هغه لوکل اپوائنمنټس کیدل، لوکل اپوائنټمنس کښې مسئله دا وه چې په تانک کښې صرف یو ډاکټر کوالیفائی کړے وو او د دوئ ضرورت زیات وو نو مونږ دا کار اوکړو چې کوم ډاکټران اپوائنټ شی، په هغې کښې په Waiting list باندې کوم ډاکټران وی، Adjacent چې کومې ضلعې دی، د هغې نه به دوئ ته مونږ Fourteen ډاکټرز ان شاء الله په دغه کښې چې کوم دے نو د دوئ ها سپټلز ته اولیږو، دا د ډیپارټمنټ، مطلب دا زمونږ پلان دے Already in process دے نو د دوئ دا مسئله به ان شاء الله حل شی۔ دا زمونږ دوئ سره کمټمنټ دے۔ تهینک یو، جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، ہں میڈم! کیاان۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں،اس پہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! اس پہ ہم نے نوٹس۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس سے Related question۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! اس پہ ہم نے بحث کیلئے نوٹس دے دیا ہے، سیکرٹری صاحب کو میں نے اور منور خان صاحب نے،تو اس کو اگر بحث کیلئے ایڈمٹ کر لیا جائے تو یہ مہربانی ہو گی جی۔

جناب سپیکر: اس کو ہم پراسیس کر لیں گے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی سر۔

جناب سپیکر: اس کو ہم پراسیس کر لیں گے، ٹھیک ہے؟

محترمہ نگہت اورکزئی: چونکہ جناب! یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، یہ بہت زیادہ Important ہے، زندگی اور موت کے ساتھ اس کا ایک تعلق ہے اور جناب سپیکر صاحب! ہم تو وہی بات کرتے ہیں، جیسے کہ قومی

اسمبلی نے کہا، قومی اسمبلی میں کسی نے کہا کہ تھانیدارہ! تم نے تو ماں یاد دلا دی، ابھی تو ہم اس کو رو رہے تھے، ہمارے جو شوکت یوسفزئی صاحب ہیں، ابھی تو منسٹر صاحب بیشک بہت اچھے ہوں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پہ آپ لوگوں کا نوٹس ہمیں موصول ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: لیکن شوکت یوسفزئی کے بعد، جانے کے بعد ہمیں اپنی ماں یاد آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: مجھے اس پہ، نہیں میں، اس پہ مزید بات اس لئے نہیں کرتے کہ اس پہ آپ کا نوٹس موصول ہو گیا، میں اس کو باقاعدہ ڈیبیٹ کیلئے رکھوں گا جو اس کا پروسیجر ہے تاکہ اس پر پوری ڈیبیٹ ہو جائے۔ ٹھیک ہے؟ ٹھیک ہے جی، تو آگے جاتے ہیں۔ نیکسٹ کوسچن نمبر 1885، مفتی سید جانان۔

* 1885 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بمقام دوآبہ سب تحصیل ٹل میں ایک ہسپتال کی منظوری دی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مذکورہ ہسپتال کیلئے ایک خطیر رقم بھی مختص کی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال پر جتنا کام ہوا ہے، اس سے زیادہ ٹھیکیدار کو ادائیگیاں کی گئی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا مذکورہ ہسپتال پر کام پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؛

(ii) نیز متعلقہ ٹھیکیدار کو کام کی بہ نسبت زیادہ ادائیگیاں کرنے کا ذمہ دار کون ہے، آیا حکومت نے ان ذمہ داران کے خلاف کوئی اقدام اٹھایا ہے، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بمقام دوآبہ میں سکیم Establishment of Civil Hospital Doaba کی منظوری PDWP نے مورخہ 13-03-2014 کو دی ہے۔

(ب) جی ہاں، صوبائی حکومت نے اس سکیم کیلئے مبلغ 236.671 ملین روپے مختص کئے ہیں جس میں بلڈنگ کی مد میں 154.440 ملین روپے اور مشینری اور آلات کی مد میں 82.231 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) ایکسیئن محکمہ مواصلات وتعمیرات کی رپورٹ کے مطابق ٹھیکیدار کو کچھ کاموں میں زیادہ ادائیگی ہوئی ہے جسکی مالیت تقریباً 15 لاکھ روپے بنتی ہے، تاہم ہسپتال کی Revised PC-I کی منظوری کے بعد ہسپتال کے تمام کاموں پر کام تیزی سے جاری ہے اور رواں سال مکمل ہو جائے گا۔

(د) (i) جی نہیں، گزشتہ چند سالوں سے علاقے میں خراب حالات کی وجہ سے ہسپتال پر کام کی رفتار نہ صرف سست رہی بلکہ وقتاً فوقتاً کئی کئی مہینے کام بند رہا جسکی وجہ سے کام کی تکمیل مقررہ وقت پر نہ ہو سکی۔

(ii) محکمہ مواصلات وتعمیرات کے مطابق چونکہ ہسپتال پر ابھی کام جاری ہے اور ٹھیکیدار اضافی رقم والے کام کو مکمل کر چکا ہے اور اس کی سیکورٹی حکومت کے پاس پڑی ہے، اس لئے ذمہ داران کے خلاف کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا ہے۔

مفتی سید جانان: دا جی 1885 نمبر سوال دے او زه به خبرو کولو نه مخکښې منسټر صاحب ته دا ګزارش جی اوکړم ستاسو په وساطت باندې چې ما په دې کمیټۍ کښې مه اچوئ خو د دې کسانو کمیټي د جوړه کړی، دا هسپتال د اوګوری، که د دې کوم تعمیر شوے دے، دا تعمیر سو کښې تقریباً تقریباً تیس پرسنټ تسلی بخش وو، زه دا خپل سوال واپس اخلم جی۔ دا جی هسپتال شروع نه دے شوے، د دې دیوالونه بیا اوغورځیدل، چې کوم تعمیر شوے دے، مکمل لا چالو نه دے شوے، هغې نه مخکښې دا اوغورځیدو۔ مونږ وقتاً فوقتاً تیر حکومت یا دې ځل هم مونږ وئیلی دی، ایکسیئن ته مو وئیلی دی، ذمه دارو خلقو ته مې وئیلی دی۔ منسټر صاحب ته به مو دا ګزارش وی چې ما دې کمیټي کښې نه اچوی، د دغه ځائې نه د اعلان اوکړی، درې کسان ایم پی اے ګان د واستوی، که دا کار تیس پرسنټ په سو کښې شوے وی، ستر پرسنټ پریږدوه، زه د کوئسچن نه Withdraw کیږم خو دا ناقص کار شوے دے، نهایت ناقص کار شوے دے۔ د هغې یو ژوندے مثال دا دے چې پندره لاکھ روپئ، دس پندره لاکھ روپئ یو ټهیکیدار ته بغیر د څه نه ورکړی دی، هغوی خپل مینځ کښې ملاؤ شویدی، دا اوس ما ته لاندې لیکی چې د هغې مونږ سره سیکورټي پرته ده، سیکورټي تا سره پرته ده، ولې د ورکولې ورته؟ نو زما به دا ګزارش وی چې دغه هسپتال ته د یو کمیټي جوړه شی او لاړ د شی۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): جی بالکل، مہربانی سپیکر صاحب۔ مفتی جانان صاحب چې کوم سوال راغلے دے، جناب! بالکل زه دوئ سره Agree کوم۔ دوئ کوم قسم کمیټی، څوک پکښې اچول غواړی، Available یو جی، که وائی زه به ورسره پخپله لاړ شم، دوئ به شی، نور څوک ممبران یا ټیکنیکل خلق۔ چونکه هاسپټل جی دا په 2004 کښې سټارټ شوے دے، بیا په دیکښې آرمی وه، د لاء اینډ آرډر سیچویشن وو، زه د چا سر نه وینځم، زما ورسره هیڅ دغه نشته، زه ټهیک کار غواړم، په هغې وجه باندې په 2000 او د دې Initial cost چې کوم وو جی، 67 ملین روپئ وو خو چونکه هغې سره Delay راغله او هغه لاء اینډ آرډر وو، د هغې په وجه باندې نو هغې کښې هغه کاسټ نن چې د دې کوم دے نو Two hundred and thirty six million روپئ دے، کاسټ ئے Four / five times سیوا شو۔ بل دا دے چې که دوئ کمیټی غواړی، بالکل ما ته د دوئ دغه، بل زه ورسره Agree کوم، کښېنم به ورسره او چې څوک کمیټئ کښې اچول غواړی And we all will go and visit the area plus مونږ به سی اینډ ډبلیو، چونکه هغوی دغه کوی، سی اینډ ډبلیو به مونږ ځان سره بوځو، چونکه کنسټرکشن ټول د هغوی کار دے، نو بالکل به اوکړو ان شاء الله، زه Agree کوم جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! منسټر صاحب خو دا وائی چې تاسو څوک Propose کوئ نو هغه خو تاسو باندې۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زه جی، چې تاسو، مونږ ته منسټر صاحب د اووائی چې دا درې کسان، ما د نه بوځی، زه نه ځم ورسره، دوئ د لاړ شی، دا چالو نه دے شوے جی، دا چالو کیدو نه مخکښې د دې غټ غټ دیوالونه راپریوتی دی، په موقع باندې مو وئیلی دی، ټهیکیدار هلته کښې بیا ځان سره د کلی مشران، څو کسان ملاؤ کړل، څه ئے ورسره اوکړل۔ ما د ورکښې مه دغه کوی، منسټرصاحب د دلته نه اعلان اوکړی چې دا درې کسان دغه ایوان نه چې څوک وی، چې وائی چې دا درې کسان لاړ شی چې څوک ځان سره بوځی، هلته د دا دغه اوګوری۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔ اچھا ایک ریکویسٹ آئی ہے کہ جو منسٹر صاحبان Respond کریں تو وہ اردو میں کریں تاکہ ہمارے باقی ساتھی بھی، ان کو بھی اس کی سمجھ آجائے تو مہربانی ہوگی۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے جی۔ میری بالکل، میں۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: فیصل صاحب، جی فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! میری یہ ریکویسٹ ہے، یہ اجلاس چار مہینے بعد ہو رہا ہے اور ہر منسٹر کے کھاتے میں پانچ یا چھ سوال آرہے ہیں، اگر وہ چھ سوال بھی اپنے ایم پی اے سے پہلے ڈسکس کرکے نہیں آرہے تو پھر تیاری کا کیا فائدہ ہوا؟ ایک سوال ادھر آیا، اس پہ لاکھوں روپے لگ گئے اور اس سوال کا جواب بھی ٹھیک نہ آیا، اس پہ پیسے بھی خرچ ہوگئے۔ میں یہ چاہتا ہوں آنریبل سپیکر صاحب! ان منسٹرز کا یہ کام ہے، جو پانچ چھ سوال آئیں، جن لوگوں نے سوال کئے ہیں، ان کا ڈائریکٹر ان سے رابطہ کریں، سوال پہنچنے کے بعد رابطہ کیا جائے، ان کے ساتھ کوارڈینیشن ہو، اس کو آرڈینیشن کے تحت یہ تیار ہو کر ادھر آئیں، نہ کہ ہم ادھر بار بار کمیٹیاں بناتے رہیں اور کمیٹیوں میں بھیجتے رہیں اور پھر بن کے وہ سوال آئے۔ میری یہ ریکویسٹ ہوگی سر! ایک تو مشکل سے سوال آتے ہیں، جب آتے ہیں تو پھر وہ کسی اور چیز کی نذر ہو جاتے ہیں، تیاری کے ساتھ آنا چاہیئے، ڈیپارٹمنٹ کو بھی اور میں یہ نہیں کہتا، منسٹر صاحب کی طرف سے یہ تھوڑی دیر پہلے ایک ایشو آیا تھا اپوئنٹمنٹس کا، انہوں نے خود Ban لگایا ہوا ہے ٹرانسفر پہ، اپوائنٹ کیا کریں گے؟ ان کے پاس جو جاتا ہے، یہ کہتے ہیں جی میں نے Ban لگایا ہوا ہے، تو اپوئنٹمنٹ تو تب ہوگی جب آپ Ban ہٹائیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، جو Relevant وہ ہو تو آپ وہ کریں نا جی، مطلب جو، شہرام خان، شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): میں، میں جی۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ، منور صاحب! آپ بیٹھیں نا جی، دیکھیں، ہم نے Detailed debate کیلئے آپ کا وہ منظور کر دیا ہے، اس پہ آپ کر لیں، پھر Detailed discussion کر لیں۔

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی!

سینیئر وزیر (صحت): میں جی ایک بات، میں Totally agree کرتا ہوں ایم پی اے صاحب سے کہ ایک تو یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو، کوئی بھی، میرا ڈیپارٹمنٹ ہو خواہ کوئی ہو، جب سوال آتے ہیں، بالکل آنریبل ایم پی اے سے رابطہ کرنا چاہیئے اور ان کے ساتھ کنسلٹیشن کرنی چاہیئے کوآرڈینیشن ہونی چاہیئے، I totally agree with him. Secondly۔ اپوائنٹمنٹ پہ Ban نہیں ہے، ٹرانسفر پہ ہے، دو دن پہلے لگایا ہے، اس کی Reason یہ ہے کہ ہم یہ جو جتنے ڈاکٹرز کبھی ادھر کبھی ادھر ٹرانسفر، آنریبل ایم پی ایز بھی کہتے ہیں، باقی بھی کہتے ہیں تو اس کو ایک سسٹم کے تحت ہم بنا رہے ہیں کہ Quarterly ہم کریں اور ہمیں پتہ چلے کہ کونسا ڈاکٹر کہاں پہ جا رہا ہے؟ تو ایک سسٹم کو Strengthen کرنے کیلئے، ہمارا اور اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے، البتہ اپوائنٹمنٹ پہ کوئی Ban نہیں ہے اور اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں جی۔

جناب سپیکر: یہ کمیٹی کے بارے میں، اگر آپ کسی کو کریں لوکل۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): مفتی جانان صاحب جس کو نامزد، میں اب It's all right with me، یہ جس کا نام لینا چاہیں۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دا د کمیټئ ته لاړ شی، هلته به په یو طریقه کار باندې په دې کار اوشی، که تسلی ئے اوشوله خو تسلی اوشوه گنی هم هغه ځائې نه به یوه سب کمیټی جوړه کړی، هغه به لاړه شی۔

جناب سپیکر: جی یہ کہتے ہیں، سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے۔

سینیئر وزیر (صحت): دیکھیں جی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، کہیں پہ بھی جائے، میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کے مسئلے کا جو حل ہے، یہ چاہتے ہیں کہ وہاں پہ وزٹ کیا جائے، میری بھی خواہش ہو گی کہ Facts سامنے آئیں کہ اس پہ واقعی کتنا کام ہوا ہے، کیسا ہوا ہے؟ اگر Up to the marked standard کو Meet نہیں کیا گیا، اس کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیئے، کسی کے ساتھ گزارا نہیں ہونا چاہیئے، یہ میرا Opinion بھی ہے اور میری دوسری یہ ریکویسٹ ان سے یہ ہو گی، مفتی جانان صاحب سے کہ ہمارے

ساتھ بیٹھ جائیں، ڈیپارٹمنٹ والے بھی بیٹھیں، یہ جن کے نام لیتے ہیں، وہ ان کے ساتھ کرلیں گے اور محرم کے بعد ان کا وزٹ طے کرلیں گے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: هلته به لاړ شي، صحیح ده جي، هم دا تاسو اعلان اوکړئ جي، تاسو مونږ ته اووایئ چې دا درې کسان د لاړ شي، بس هم هغه درې د لاړ شي کمیټی ته د نه ځي، ټهیک شوله جي؟ چې څه وخت ئے غواړي جي۔

جناب سپیکر: ته څوک غواړې؟

مفتی سید جانان: چې څوک جي تاسو اووئیلو، هم هغه مونږ، ټهیک شو۔

جناب سپیکر: دیکښې به دا سې اوکړو، نور سلیم خان شو۔۔۔۔۔

مفتی سید جان: ډیره ښه ده۔

جناب سپیکر: او بیټنی شو او شهرام خان! تاسو پکښې څوک Propose کوئ؟

سینیئر وزیر (صحت): دے چې څوک Propose کوی، ما ته هیڅ مسئله نشته۔

جناب سپیکر: یو شهرام خان! تاسو خپل نمائنده کړئ، دا دوه کسان به دوئ شي۔ یو کس پکښې تاسو، یو کس به پکښې دوئ نمائنده کړی۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جي۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جي۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جي۔

جناب سپیکر: اوکے۔ اور یہ ایک مہینے میں جو ہے نا اس کا وہ دے دیں۔ کوئسچن نمبر 1886۔

* 1886 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ایوب میڈیکل ہسپتال ایبٹ آباد میں ادویات کی معیاد ختم ہونے کی وجہ سے ہسپتال کے عملہ نے ضائع کردی تھیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ادویات کتنی مالیت کی تھیں، نیز یہ ادویات کس نے عطیہ کی تھیں؛

(ii) مذکورہ ادویات کی معیاد ختم ہونے سے قبل غریب ونادار مریضوں میں کیوں تقسیم نہیں کی گئیں؛

آیا محکمہ نے غفلت برتنے والے ذمہ داروں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینئیر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے Peeds ward نے کچھ ادویات زائد المیعاد ہونے کی وجہ سے ضائع کیں۔

(ب) (i) مذکورہ زائد المیعاد ادویات کی مالیت تقریباً دس ہزار روپے تھی اور یونیسف پروگرام کے تحت عطیہ میں دی گئی تھیں۔

(ii) زیادہ تر مذکورہ ادویات میعاد ختم ہونے سے قبل غریب اور نادار مریضوں میں تقسیم کی گئیں مگر کچھ ادویات قلیل المیعاد ہونے کی وجہ سے بھرپور کوشش کے باوجود بھی اتنے کم وقت میں تقسیم نہیں ہوسکتی تھیں۔ ادویات کی تقسیم کا ریکارڈ متعلقہ وارڈ اور عطیہ کنندگان (ڈونر ایجنسی) کے پاس موجود ہے۔

محکمہ صحت نے غفلت برتنے والے اہلکاروں کے خلاف انکوائری کی جس کے مطابق پروفیسر ڈاکٹر ممتاز خان برکی سربراہ شعبہ پیڈز اور ڈاکٹر شہزاد نجیب سینئیر رجسٹرار کو موردالزام ٹھہرایا گیا کیونکہ ہسپتال ہذا کے پیڈز وارڈز کے ان افسران نے انتظامیہ کے علم میں لائے بغیر یونیسف کے ساتھ MoU دستخط کی اور بعد میں ان ادویات کو ضائع کیا، لہذا بروئے انکوائری ان دونوں افسران کی سالانہ اینکریمنٹ دو سال تک بند کرنے کی سفارش کی گئی جس پر مینجمنٹ کونسل کے اجلاس منعقدہ 2014-5-17 کو محکمہ صحت کی متذکرہ انکوائری رپورٹ کی توثیق کرتے ہوئے فوری عمل درآمد کے احکامات جاری کئے۔

مفتی سید جانان: دا جی 1886 نمبر سوال دے جی، دا د ایبټ آباد متعلق دے۔ دا سپیکر صاحب! غالباً چې د کومو خلقو۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: جی!

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں نا کہ سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے، ہں جی، سارے جہاں، وہ نلوٹھا صاحب کا بنتا ہے کہ آپ تھوڑی اس سے۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زما سیاست جی اوس صوبې لیول ته رسیدلے دے۔ (قہقہہ) دا جی داسې چل شوے دے، دا جی دوایانې دی، تاسو به اخبار کښې لیدلې وی جی۔ دا د ایبټ آباد هسپتال دے جی، یو طرف ته جی خلق دوایانو پسې مړه کیږی، تاسو یقین اوکړئ که دې هسپتالونو ته لاړ شئ چې دا حال اوګورئ کنه چې دوایانو پسې عاجزان مړه کیږی او دا جی ما ته وائی چې دس هزار روپو دوایانې دی، دا د دس هزار نه دی۔ که په دس هزار باندې دوه ټرکه دوایانې ملاویږی یو ټرک خو، دا خو بیا ډیرې ارزانې دوایانې دی۔ زما به دا ګزارش وی سپیکر صاحب! که منسټرصاحب محسوسوی نه هله زه وایم چې دا د کمیټۍ ته لاړ شی چې دا کومو کسانو دا غفلت کړے دے، د هغوی خلاف د کارروائی اوشی جی۔ دوه ډاکټران دی، دوئ نومونه لیکلی دی چې دغه دوه کسانو یونیسف والا ورسره معاهده کړې ده او نوره عمله وربانديې نه ده خبر، نو زما به دا ګزارش وی چې سټینډنګ کمیټۍ ته د لاړ شی۔

جناب سپیکر: شہرام خان!

سینیئر وزیر(صحت): جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میرا اس پہ ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟ ویسے یہ آپ کے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے مفتی جانان صاحب نے کہ آپ کی۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! مفتی سید جانان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایبٹ آباد کے حوالے سے جو انہوں نے کوئسچن Raise کیا ہے۔ سپیکر صاحب، یہ بالکل مفتی صاحب نے ٹھیک کہا ہے، دس ہزار کی بات نہیں ہے، یہاں پر لاکھوں روپے کی دوائیاں Expire ہوئی ہیں اور انہوں نے گندگی کے ڈھیر میں ڈالی ہیں۔

(عصر کی اذان)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اس کے اوپر انکوائری ہوئی ہے اور ہزارہ کے تمام اخبارات میں ہیڈلائنز اس کے اوپر لگتی رہی ہیں، تو میری یہ گزارش ہوگی کہ بیشک محکمہ نے انکوائری کی ہے لیکن اس کوسچن کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے اور اس کی باضابطہ طور پر انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر: شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ، سپیکر صاحب۔ Already اس میں ڈیٹیلز دی ہوئی ہیں اور جو انکوائری ہوئی تھی، یہ مئی میں ہوئی تھی اور مئی سے پہلے یہ جو واقعات ہوئے تھے، اس میں جو انکوائری ہوئی، اس کے خلاف ایکشن لیا گیا، وہ آئی ایم سی جو ایبٹ آباد کا ہے، ہاسپٹل کا، ان کو Already ڈیٹیلز بھیج دی گئی ہیں اور انہوں نے، مطلب ساری انکوائری، ہر چیز ہو چکی ہے۔ تو میرے خیال سے اس میں کمیٹی جانے کا مجھے کچھ نظر نہیں آرہا کہ کچھ ہوگا کیونکہ انکوائری ہے، ایکشن لیا گیا ہے، ہر چیز بالکل سامنے ہے تو I would say کہ مفتی جانان صاحب میرے جواب سے مطمئن ہوں گے جی۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! وہ بھی مطمئن ہونے والے نہیں ہوں گے، مفتی جانان صاحب بھی اس کو واپس نہیں لیں گے۔

جناب سپیکر: یہ ابھی ان کا حق ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ جو لکھا ہے کہ یہ محکمہ صحت کی متذکرہ انکوائری رپورٹ کی توثیق کرتے ہوئے فوری طور پر عمل درآمد کے احکامات جاری کئے جائیں، تو سر! یہ اس وقت تک اس کے اوپر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ہے، کب عمل درآمد ہوگا؟

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! زه راغونډوم۔

جناب سپیکر: څه راغونډ ئے کړه۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دا سې ده جی، لکه څنګه چې منسټر صاحب اووئیل دا دوایانې، هغې باندې میعاد تیرېږی، ضائع کیږی، مسئله دا نه وه، مسئله دا وه چې کوم ځائې کښې دا تلف کول پکار وو، هلته کښې تلف شوې نه دی، نو میډیا تلې ده او دوئ بنودلی دی، تهیک شوه جی؟ او چې څومره

تعداد دوئ او ښودلو، تعداد هم هغه، دومره زيات ئے نه وو، دوائی دومره ډيره نه وه جی، بيا دوئ پکښې انکوائری کړې ده، متعلقه ته سزا هم ملاؤ شوې ده، زما به مفتی سيد جانان صاحب ته درخواست وی چې په دې سوال زيات، نور زور نه لګوی ځکه چې بيا پکښې دا نور د هغوی نه هم جونيئر راځی، بيا پکښې دا نور جونيئر، بيا پکښې دا لاندې دا نائب قاصدان راځی او نو چې څومره سزاګانې کومو کسانو له پکار وې، هغوی له ورکړې شوې دی۔ ډيره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی جی، دا ستا مفتی جانان صاحب! شاہ حسین خان نے ریکویسٹ کر دی ہے لیکن یہ کس دور کا ہے، یہ کیس کب کا ہے؟

مفتی سید جانان: دا جی، دا د هغه وخت خبره ده چې هلته شاه فرمان صاحب منسټر وو۔

جناب سپیکر: څوک وو؟

مفتی سید جانان: د غه شوکت يوسفزئی صاحب۔

جناب سپیکر: هاں۔

مفتی سید جانان: هغه منسټر وو، دا د هغه وخت خبره ده جی خو دا ملګری وائی، دا منسټر صاحب وائی چې انکوائری ورکښې شروع ده او زه دا اميد لرم ان شاء الله العظيم چې انکوائری به صحيح انکوائری کيږی او منسټر صاحب يقين دهانی باندې به زه په دې خپل سوال زور نه ورکوم۔

جناب سپیکر: شہرام خان! میرے خیال میں اس کے خلاف تو کسی قسم کی نرمی نہیں ہونی چاہیئے۔

سینئر وزیر (صحت): جی ہاں، Already جی زما نه مخکښې Already enquiry شوې ده، چې کوم Culprits وو، د هغوی خلاف ايکشن هم Propose شوے دے خو چونکه دا اټانومس باډی ده نو ډيپارټمنټ هغوی ته چې کوم دے نومونه، کسان او هغوی ايکشن ته Already ليږلی دی، که پکښې څه دغه کيږی، هر وخت Available يو، غل سړی سره ګزاره نه کيږی جی، بالکل هيڅ قسم ګزاره به ورسره نه کوؤ۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 1946, Mufti Said Janan Sahib.

* 1946 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ صوبائی حکومت نے مویشیوں کی نقل و حرکت کیلئے صوبائی اور ضلعی سطح پر بذریعہ ڈپٹی کمشنرز پرمٹ جاری کئے ہیں جن کے اجراء میں کافی بے قاعدگیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع پشاور، چارسدہ، مردان، ہنگو، بنوں، ٹانک اور ڈیرہ اسماعیل خان میں جاری کئے گئے پرمٹوں کی تفصیل بمعہ جاری کنندہ گان کے نام و پتہ ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) صوبائی محکمہ داخلہ و قبائلی امور، خیبر پختونخوا نے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SO(ST)HD/1-3/Cattle مورخہ 17-10-2011 جس کے مطابق مویشیوں کی نقل و حرکت ضلعی /ایجنسی/ایف آر کی سطح پر روزانہ کے حساب سے کوٹہ مختص کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ابھی تک محکمہ داخلہ کو بے قاعدگیوں کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

(مذکورہ بالا اعلامیہ ملاحظہ کیا گیا)

(ب) ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع بنوں:

بمطابق ہوم ڈیپارٹمنٹ ایف آر بنوں کو یومیہ 5 جانوروں کی اجازت دی گئی ہے جس کیلئے مسمی ملک دراز خان ولد مما گل سکنہ بکاخیل ایف آر بنوں کو جملہ قبائلی مشران ایف آر بنوں کی سفارش پر ایجنٹ نامزد کیا گیا ہے اور پرمٹ اس کے نام پر جاری کئے جاتے ہیں۔ وہ مقررہ کوٹہ کے مطابق جانوروں کو ایف آر بنوں، شوال لے جاتا ہے۔

ضلع ہنگو:

ضلع ہنگو میں جاری کئے گئے ہفتہ وار پرمٹوں کی تفصیل بمعہ جاری کنندہ گان کے نام و پتے لف ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

پشاور، چارسدہ، مردان، ٹانک اور ڈیرہ اسماعیل خان کے جوابات نفی میں ہیں۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جانان صاحب کے تو بہت۔۔۔

جناب سپیکر: جانان دے کنه جی۔

مفتی سید جانان: دا جی په دیکښې اصل بنیادی خبره جی ما کومه وختی، دا ما غوښتے دے، خاصکر دا کومې اضلاع د ایجنسی سره تچ دی، نیزدې دی، دغه ایجنسو کښې د حیواناتو ډیر زیات سمګلنګ کیږی او ما تفصیل غوښتے دے، دوئ چې ما ته (الف) جواب کښې کوم لیکلی دی (کاپی لف ہے) جس کے مطابق مویشیوں کی نقل و حرکت ضلعی ایجنسی ایف آر، دا جی دوئ چې ما ته ایف آر دوئ چې ما ته کوم جواب کښې لیکلی دی، دا تیره یا ایجنسئ دی او یا ایجنسی سره ایف آر چې کوم دے دا علاقې دی۔ دیکښې جی صرف بیا دوئ چې ما ته کوم تفصیل راکړے دے، دا د هنګو تفصیل دے، دیکښې نور تفصیل نشته دے، نو زما به منسټر صاحب ته ګزارش وی چې هلته کښې دا پرمټې خرڅیږی، دا د خپل یو باقاعده ډیر ښه منافع بخش کاروبار دے د ډی سی او ګانو صاحبانو دفترو کښې، مونږ هلته ورشو، ما او تا ته وائی چې څه نشته دے، بیا هغه خلق ورشی داسې ما دوه درې ځله لیدلی دی، دغه اختر نه مخکښې هم ما لیدلی دی، ما څو ځله لیدلی دی۔ زما به دا ګزارش وی چې دا د سټینډنګ کمیټئ ته لاړشی، دا کله کله مونږ ته، تاسو ټولو ته مسئله وی، نو منسټر صاحب نه دا ګزارش کوم چې سټینډنګ کمیټئ ته دا سوال اولیږی۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ مفتی جانان نے جو کوئسچن کیا ہے، اس کا تفصیلاً باقاعدہ جواب موجود ہے اور Specially انہوں نے اس محکمہ میں بے قاعدگیوں کی شکایت کا ذکر کیا ہے، جس کا جواب دیا گیا ہے۔ میں On the floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس میں ان کو یہ تسلی نہیں ہے اور کوئی بے قاعدگی پائی جاتی ہے تو میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں اس پہ انکوائری مقرر کرنے کیلئے بھی تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 1947۔

* 1947 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں ہیروئن ودیگر مہلک نشہ آور اشیاء کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں جس سے نشہ کرنے والے افراد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2000 کی نسبت سال 2014 میں نشہ کرنے والے افراد میں کتنا اضافہ ہوا ہے؛

(ii) نشہ فروخت کرنے والے افراد کے خلاف اور نشہ کے عادی لوگوں کو سدھارنے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) صوبہ میں ہیروئن اور دیگر مہلک نشہ آور اشیاء کھلے عام فروخت نہیں ہو رہی ہیں جس سے نشہ کرنے والے افراد کی تعداد میں کمی آ رہی ہے۔

(ب) (i) محکمہ پولیس نے نشہ کے عادی اور نشہ فروخت کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی تیز کرتے ہوئے سال 2000 میں 8929 مقدمات کے مقابلے میں سال 2014 میں اب تک 13513 مقدمات درج رجسٹرڈ کئے ہیں جس سے نشہ فروخت کرنے والوں کی تعداد میں نمایاں کمی آئی ہے۔

(ii) نشہ فروخت کرنے والوں کے خلاف پولیس کی جانب سے سخت چیکنگ، نگرانی اور کارروائی کی جا رہی ہے اور نشہ کے عادی لوگوں کو سدھارنے اور منشیات کی لعنت سے بچنے کیلئے فلاحی اداروں کی طرف سے وقتاً فوقتاً صوبے کے مختلف اضلاع میں سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن سے لوگوں میں شعور پیدا ہو رہا ہے اور بہت سے لوگوں نے نشہ کی لعنت سے نجات حاصل کی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ سوشل ویلفیئر نے نشہ کے عادی افراد کی بحالی کیلئے پانچ مراکز کھولے ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ پشاور، ڈی آئی خان، کوہاٹ، دیر لوئر اور سوات میں کام کر رہے ہیں اور ہر ایک میں 25 سے 30 تک افراد کی گنجائش موجود ہے۔ اس وقت ان مراکز میں 150 لوگ بحالی کیلئے رہائش پذیر ہیں۔ ان مراکز نے 2002 سے کام شروع کیا ہے اور اب تک ان میں 4229 افراد کی بحالی کا کام مکمل کیا ہے جبکہ ان مراکز میں ان لوگوں کو مختلف ہنر میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں ان کی ترغیب، Motivation کیلئے مذہبی تعلیم کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ ان مراکز

میں ان لوگوں کو تقریباً دو ماہ تک تربیت کیلئے رکھا جاتا ہے، نیز محکمہ صحت کے ہسپتالوں میں Deintoxication Centres بھی ہیں۔مزید یہ کہ محکمہ صحت نے نشے کے عادی افراد کو سدھارنے کیلئے مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں Drug Abuse Rehabilitation Centres قائم کئے ہیں جس میں مختلف قسم کی تھیراپی کے ذریعے متعلقہ فیلڈ میں ماہر ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ان مریضوں کو نشہ آور ادویات سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔

1۔ خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور۔

2۔لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور۔

مفتی سید جانان: دا جی 1947 نمبر سوال دے جی۔ دا ملګرو باندې به زه بوجھ کېږدم چې دا ډیر وخت اخلي خو مجبوری ده جی څه اوکړم؟ دا جی که تاسو اوګورئ چې دا کوم خلق په دا روږدونو باندې پیاده ځی یا دا اډو ته ځی، ما د نشې چې څومره کسان، مطلب دے دا نشه کښې ورځ په ورځ زیاتوالے راځی او دا خلق او دا بچی نشیان کیږی، دې متعلق جی ما دا سوال رواړے دے او دوئ ما ته ډیره عجیبه لیکی چې هغه نه، سن 2000 نه اونیسه تر اوسه پورې تعداد کمیږی او زیاتیږی نه، نو زه خو حیران یم چې یا خو به مونږ نه پوهیږو یا خو به دا مونږ خلق نه ګورو، تاسو که دا ایم پی اے هاسټل سره وروستو د ریل پټړئ اوګورئ یا دا لاندې ځایونه اوګورئ یا دې اډو کښې اوګورئ نو دنیا خلق ناست دی، زه وایم چې په ډیرو خلق به مطلب دا دے چې دا ډیرو نشیانو کښې اضافه شوې ده۔ زما به دا ګزارش وی چې د دې د بنوالی د پاره، د دې د روک تهام د پاره که دا سټینډنګ کمیټئ ته لاړشی چې هغلته کښې دې باندې غور و خوص اوشی چې د دې روک تهام مونږ په کومه طریقې سره کولے شو نو دا ګزارش به وی۔

جناب عبدالستار خان: سر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی،جی جی۔

جناب عبدالستار خان: سر! مفتی صاحب کا بڑااہم سوال ہے،اس میں (ب) جز(ii)،ہمارے وزیر صاحب کہتے ہیں کہ نشہ کے جو لوگ ہیں،ان کی Motivation کیلئے ہم مذہبی تعلیم بھی دے رہے ہیں،اس کے

علاوہ Deintoxication Centers بھی ہیں اور ساتھ Drug Abuse Centers ہیں لیکن ہمارے صوبے میں صرف دو ہاسپٹلز ہیں، وہاں پہ Drug Abuse Centres ہیں، ایک ہے ایل آر ایچ، ایک کے ٹی ایچ، تو ہمارے ہزارہ میں بھی کوئی سنٹر اس وقت نہیں ہے تو لہذا یہ ان کا کوئی پروگرام ہے کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس میں کوئی Drug Abuse Centre قائم کرنے کا ان کا کوئی پروگرام ہے؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب۔

وزیر قانون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ مفتی جانان صاحب کے کوئسچن کا میں جواب دیتا ہوں۔ چونکہ یہ Partially related ہے میڈم کے سوشل ویلفیئر سے، یہ جز (ب) کا جواب جو ہے وہ دیں گی اور جہاں تک صوبے میں ہیروئن اور دیگر مہلک نشہ آور اشیاء کی کھلے عام فروخت ہونے کی بات ہے تو اس کے متعلق جواب میں بہت واضح ہے کہ صوبہ میں ہیروئن اور دیگر مہلک نشہ آور اشیاء کھلے عام فروخت نہیں ہو رہی ہیں جس سے نشہ کرنے والے افراد کی تعداد میں کمی آ رہی ہے۔ میں اس سلسلے میں اتنی وضاحت کرتا چلوں، Being lawyer میں کہتا ہوں کہ یہاں پہ پولیس فورس کے علاوہ سپیشل ایک فورس ہے، اینٹی نارکاٹکس فورس، جو کہ اس صوبے میں کافی Active ہے اور اس کی وجہ سے کورٹس بھی سپیشل کورٹس ہیں جو کہ عام طور پر ان ہیروئن اور اس طرح نشہ کے جو لوگ ہیں، نارکاٹیکس Specially narcotics sellers ہیں، ان کو باقاعدہ اس کی سزا صحیح طریقے سے مل رہی ہے اور خاطر خواہ اس میں کمی، واضح کمی محسوس ہوتی ہے اور آئی ہے، ان شاء اللہ پھر بھی ہماری صوبائی حکومت کی یہ کوشش ہے کہ ہم اس میں اس مہلک مرض سے لوگوں کو باہر نکالیں اور ان کے خلاف صحیح ایکشن لیں اور کسی کو ان شاء اللہ اس میں کسی قسم کی کوئی معافی کی گنجائش نہیں ہو گی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ہم منسٹر صاحب کی بہت قدر کرتے ہیں، ان کے جواب سے قطعاً طور پہ بھی یہ ہاؤس خاص طور پہ ہم لوگ جو ہیں تو مطمئن نہیں ہیں، اس

لئے کہ میں آپ کو بتادوں کہ یہاں پہ روز بروز جو نشے میں ہیروئن میں اور چرس اور اس کے علاوہ افیون، یہ جو ہیں، اس میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور جناب سپیکر صاحب! اگر منسٹر صاحب چاہتے ہیں تو ہم ان کو ان جگہوں پہ بھی لے جانے کیلئے تیار ہیں جہاں پہ ہم روز مرہ جب گزرتے ہیں تو وہاں پہ ہیروئن پینے والے، چرس پینے والے، افیون کھانے والے، باقاعدہ طور پہ ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہم یہاں پہ کوئی بات کرتے ہیں تو اس کا ہرگز مطلب تنقید نہیں ہوتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ان کی فلاح اور بہبود کیلئے کوئی ایسے اقدامات اٹھائے جائیں۔ بجائے اس کے کہ ڈیپارٹمنٹ یہ کہہ دے کہ جی کمی آرہی ہے، اگر آپ خود دیکھیں، آپ اپنے علاقے میں بھی دیکھیں، ہر بندہ اگر یہاں پہ جو بھی Constituency سے تعلق رکھتا ہے، یہاں پہ روز بروز اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے بالکل ہی اس سلسلے میں جھوٹ بولا ہے اور اس جھوٹ کیلئے آپ اس کی انکوائری کرانی چاہیئے۔ آپ خود اس کا وزٹ کریں، میں آپ کے توسط سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ خود وزٹ کریں اور دیکھیں کہ نشے کے جو لوگ ہیں، وہ کتنے زیادہ ہورہے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ حسین، سپلیمنٹری اگر۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: سپلیمنٹری ہے۔ داسې ده جی چې دا سوال چې دے دا دوه جزه شوے دے، د یو تعلق خو دے سوشل ویلفیئر سره چې کوم هغوی جواب ورکړے دے، د دویم تعلق دے داخلې سره چې د کوم بیا منسټر صاحب جواب ورکړے دے، په دیکښې جی داسې ده چې دا مخکښې یو خل قیموس خان دلته کښې ایم پی اے وو، ایکس ایم پی اے، هغه دا سوال اوچت کړے وو او بیا پکښې زما ضمنی سوال وو۔ زما بنیادی مقصد دا وو، خبره دا وه که مونږ بیا کمیټی جوړه کړله چې دا خو ټهیک ده چې دا کسان عادی شو، دا د کور نه یا دا څه وجه وه؟ اوس خو دا کسان بهر ته د تلو نه دی، خاصکر د پوړ ر موړ ر چې د سوری پل سره یا په دې ریلوے ټریک باندې یا د دې خیبر بازار په دې چړهائی باندې دلته کښې زیات دی، دا کسان خو بهر ته اوس نشی تلې چې څان له دا مواد راوړی، دا مواد دوئ له دلته کښې راوړی څوک؟ چې کله دا مواد دلته کښې دوئ له راوړی نو دلته کښې د پولیس بیا کردار څه پاتې شو؟ نو سوشل ویلفیئر والا خو

خپل جواب ورکړی چې مونږ هسپتالونه جوړ کړل، ټهیک خبره ده، دوئ دا هم ټهیک وائی چې مونږ دې ځائې نه لس لس شل شل کسان دوئ مختلف هسپتالونو کښې داخلوی، دا خبره هم ټهیک ده خبره دا کوم چې د لاء منسټر سره متعلق ده چې دا بنیادی مقصد، بنیادی خبره دا ده، دا نورې ټولې خبرې به کیږی، د دوئ علاج کیږی خو دا چې دا ناست دی، دوئ د تلو نه دی، د ګرځیدو نه دی، دوئ ته دې ځایونو ته دا سامان رسوی څوک؟ دا د داخلې د محکمې ذمه داری ده، دا د پولیس ذمه داری ده۔ نو میډم به نور خپل جواب د سوشل ویلفیئر باره کښې ورکړی، زما سوال د منسټر صاحب نه دا دے چې دا پولیس چې، بنه بیا داسې هم ده جی چې دلته کښې ټریفک پولیس ولاړ دے، دلته کښې عام پولیس په تورې وردئ کښې ولاړ دے، د دوئ په خوا کښې د هیروئنیان دا نشیان دلته کښې ناست دی، دوئ سر عام نشه کوی، بیا دوئ دغلته کښې اوده کیږی هم، دوئ دلته کښې پاڅی هم، د دوئ ناسته پاسته ټول دغه خاص مخصوص ایریا ده، په دیکښې ده۔ دوئ ځان له نوی ملګری هم راولی او سپیکر صاحب! ډیر انتهائی د افسوس خبره دا ده چې دیکښې بعضې کسان داسې راغلی دی چې د هغوی به اولنئ ورځ یا دویمه ورځ وی، که دې وخت کښې هم دا منع نه شو، دا هم به دې نورو شان عادیان شی۔ منسټر صاحب نه زما دا سوال دے چې دغه ځائې کښې پولیس کردار څه دے؟

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، میرے خیال میں یہ جو معزز اراکین اسمبلی نے جو نکتہ اٹھایا ہے، یہ بالکل بہت ضروری ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے خلاف پورے صوبے میں منظم Campaign چلنی چاہیئے اور اس کی Proper instruction دینی چاہیئے کہ جہاں بھی اس قسم کے اڈے ہوں، اس کا خاتمہ ہو۔ جی، امتیاز شاہد صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: ٹھیک ہے، میں شاہ حسین صاحب سے Agree کرتا ہوں، میرے خیال میں شاہ حسین صاحب اور باقی بھی جو ہمارے صوبائی اسمبلی کے معزز اراکین ہیں، جو بھی، جہاں جہاں بھی اس کے ساتھ ہیں، باقاعدہ پوائنٹ آؤٹ کریں، میں ان کے ساتھ ہوں گا ان شاءاللہ، اور جو ملوث ہیں اس میں، ان کے خلاف کارروائی بھی کریں گے، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کے اوپر میں نے خود بھی رولنگ دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے خلاف ایک کسی قسم کی، رعایت کے مستحق نہیں ہیں اور جتنے بھی اس کے خلاف حکومت اقدامات کرے، وہ کم ہیں۔ تو میں لاء منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کے اوپر Proper instructions جاری کریں۔

وزیر قانون: ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! میرے خیال میں یہ کافی ہے، میں نے اس پہ رولنگ دے دی ہے اور ان شاء اللہ، ٹھیک ہے؟ 1887، عبدالکریم صاحب۔

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): سر! میں جواب دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ کے جواب سے مطمئن ہیں۔

* 1887 _ جناب عبدالکریم خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو تورڈھیر کو آر ایچ سی میں اپ گریڈ کیا گیا ہے، نیز مذکورہ اپ گریڈیشن کے فیز II کا مرحلہ بھی جاری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) فیز II کیلئے کتنی زمین کب حاصل (Acquire) کی گئی ہے؛ تاریخ اور سال بتایا جائے، نیز زمین کو مذکورہ ہسپتال نے اب تک کیوں اپنی تحویل میں نہیں لیا، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) بحوالہ انتقال نمبر 2117 مصدقہ 2011-11-03 اراضی تعدادی 6 کنال بعوض مبلغ 992334/24 بنام رورل ہیلتھ سنٹر تورڈھیر منتقل ہو چکی ہے، تاہم مالکان اراضی مذکورہ رقم لینے اور قبضہ اراضی دینے سے انکاری ہیں۔ اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ کلکٹر صوابی کے ساتھ مالکان اراضی محکمہ ریونیو اور محکمہ صحت کے نمائندوں کی میٹنگ مورخہ 2014-06-06 کو ہو چکی ہے، اب ڈسٹرکٹ کلکٹر صوابی کے آئندہ لائحہ عمل کا انتظار ہے۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! د دې سوال د راوړو مقصد زما دا دے چې دې هسپتال ته دا شپږ کنال زمکه په 2011 کښې

اخستې شوې ده او د شپږ کنال زمکې ریټ چې دے نو لاکھ بہانوے هزار تین سو چونتیس روپئ په ایم سی تور ډهیر کبنې لګیدلے دے چې نن یا په هغې کال د دې نه زما په حساب شل ګنا سیوا هلته ریټ وو، یو ناجائزه دوئ سره دا شوې ده، دویم دا دے که تاسو اوس اوګورئ په 2013 او 2014 کبنې صوابی یونیورسټی د پاره Acquisition کیدو نو تین لاکھ چالیس هزار روپئ کنال په انبار میره کبنې ریټ وو، د کنډې میرې ریټ ایک لاکھ چونتیس هزار روپئ وو، په لاهور کبنې ګراؤنډ اخستے کیدو، د هغې ریټ چار لاکھ پچاس هزار روپئ کنال، دغه رنګې د 2014 هم د دغې یو سی یکساله چې ده، روډ د پاڅه چې کومه زمکه ده نو هغه ستائیس لاکھ روپئ کنال ده، نو دې کسانو سره زیاتے شوے دے۔ زما منستر صاحب! دا خواست دے چې چونکه دا ستا هوم ډسټرکټ دے نو د دې کوم چې متاثرین دی چې دوئ له یو کمیټی جوړه کړئ، کبنینئ باهمی خبرې د پکبنې اوشی۔ حکومت خو به راشی، هغوی نه به ئے Takeover کړی خو په نن زمانه کبنې ایک لاکھ پینسټھ هزار روپئ کنال زمکه په تور ډهیری کبنې داخوب دے جی، دا زیاتے دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شہرام خان۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: مهربانی جی۔ دا کیس یقیناً ډیر زوړ هم دے او د دوئ خبرې سره دې حده پورې زه اتفاق ضرور کوم چې قیمت ډیر زیات دے د زمکو، صوابئ چونکه ضلع ده زمونږ او ما ته پته هم ده تور ډهیری کبنې قیمت ډیر زیات دے، دوئ به راشی، کبنیبنی ډیپارټمنټ سره او دا به ورسره ډسکس کړو۔ چونکه دې ایشو نه زه نه ووم خبر ډیټیل کبنې، چې Actual problem څه وو؟ نو ان شاء الله څه مسئله به نه وی، که خیر وی I will sit، زه به ورسره کبنینم چې څنګه مطمئن کیږی او څنګه ریلیف ورکولے شو، ډیپارټمنټ ته هم او خلقو ته به هم هغه شان اوکړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی کریم خان۔

<u>جناب عبدالکریم</u>: ٹھیک شو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے۔ کوئسچن نمبر 1948، کریم خان۔

* 1948 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر کھیل وسیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) کنڈ پارک خیبر پختونخواٹورازم کارپوریشن کی ملکیت ہے؛
(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو مذکورہ پارک کی گزشتہ پانچ سالوں کی آمدنی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے کھیل وسیاحت): (الف).جی ہاں، یہ بات بالکل درست ہے۔

(ب) ٹورازم کارپوریشن خیبر پختونخوانے کنڈ پارک کو نجی شعبے کی پارٹی میسرز فورٹ ورتھ اسلام آباد کو عرصہ 30 سال کیلئے بمورخہ 2007-03-15 کو پٹے پر دیا ہے۔ پارک کی گزشتہ پانچ سالوں کی آمدنی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	آمدن
2012-13	مبلغ-/960,000روپے
2011-12	مبلغ-/960,000روپے
2010-11	مبلغ-/960,000روپے
2009-10	مبلغ -/800,000روپے
2008-09	مبلغ-/800,000روپے

جناب عبدالکریم: د منسټر صاحب توجه به غواړم، امجد صاحب! ستاسو توجه به لږ غوندې غواړم۔

معاون خصوصی برائے کھیل وسیاحت: زما توجه ده تاسو ته۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، کنډ پارک زمونږ د صوبې په سنټر کښې یو داسې ځائې دے۔ تفریحی ځائې دے چې اسلام آباد، پنډئ پنجاب او زمونږ صوبه ډیره مستفید کیدې شی هغې نه خو په 2007 کښې د دې یو ناجائزه ایګریمنټ، لیز شویدے د تیس کالو۔ جناب سپیکر صاحب! د ګورنمنټ ایمپلائی دے انجینئر ناصر بابر حیات، ګلیات ډیویلپمنټ اتهارټی کښې هغه نوکر دے،

هغه سره لیز شویدے ، هغه بیا دا Onward بل چا له ورکړیدے ، نو کله چې دے دا په 2007 کښې دا لیز اوکړو، هغې نه په دویمه دریمه ورځ باندې بیک جنبش بتیس کسان د دې سرحد ټورازم کارپوریشن ایمپلائز دوئ اوښکل چې بیا به نه راځئ۔ په هغې کښې د نظام پور کسان شته، په هغې کښې د نوشهره ډسټرکټ د خیرآباد کسان شته، د کنډ کسان شته دے ، په هغې کښې د جهانګیری کسان شته دے ، په هغې کښې تور ډهیری کسان شته دے ، نو جناب سپیکر صاحب! دا کسان چې دے تر نن ورځې پورې لے په لے ګرځی، هغوی د لیبر کورټ نه کیس هم ګټلے دے خو ټهیکیدار به ډیر زور آور وی، نو زما ستاسو چیئر ته دا خواست دے چې دا کمیټئ ته اولیږئ چې دا دې سرکاری ایمپلائز له حکومت لیز ورکولے شی، آیا دا شته قانون؟ بیا هغه لیز چې هغه واخلی، هغه بل له ټرانسفر کولے شی؟ او سرکاری ایمپلائز چې دی نو هغه دغه شان بیک جنبش دغه کولې شی نو د دې د پاره دا کمیټئ ته اولیږئ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: کریم خان دیکښې خو تاسو کوئسچن بل شان کړیدے چې کوم تاسو پکښې دغه راوستے دے نو هغه تاسو څه بل څه ډیمانډ کړے دے او دا ایمپلائز دا خبره خو پکښې تاسو نه ده راوستې، لکه دا سې۔۔۔۔

<u>جناب عبدالکریم</u>: نه د ایمپلائز خبره مې پکښې نه ده راوستې، زه وایم چې دا کوم سړی دا دغه اخستے دے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا ته په دې باندې بل کوئسچن راوړه، دا د دې سره دغه نه دے چې کوم تاسو کوئسچن کړیدے نو د هغه کوئسچن جواب به درله منسټر صاحب درکړی۔

<u>جناب عبدالکریم</u>: کوئسچن دا دے جی چې سرکاری سړی له لیز ورکړے شی یوه، دویم دا دے چې۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا جی تاسو چې کوم کوئسچن کړیدے کریم خان! تاسو لږ دا وایئ۔ "*کیا وزیر کھیل وسیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ کنڈ پارک خیبر پختونخواٹورازم کارپوریشن کی ملکیت ہے؟*"

<u>جناب عبدالکریم</u>: اؤ جی۔

جناب سپیکر: تھیک شو، نمبر ون تا سو دا تپوس کړیدے۔ دویم د تپوس کړیدے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پارک کی گزشتہ پانچ سالوں کی آمدنی کی تفصیل فراہم کی جائے؟ تا سو دغه کړیدے-----

جناب عبدالکریم: راځم، راځم، دې خبرې له راځم سر۔

جناب سپیکر: نو ما دا وئیل چې تا سو کوم کوئسچن کړیدے، هغې کښې لږ تا سو Kindly کہ تا سو فریش کوئسچن راوړې شئ نو تا سو بیل کوئسچن راوړئ۔

جناب عبدالکریم: تھیک شوه سر! زما سپلیمنټری جوړیږی خو بیا هم دا-----

جناب سپیکر: نه، نه جوړیږی جی، د یکښې سپلیمنټری نه جوړیږی۔

جناب عبدالکریم: بنه بنه، څه صحیح شو، صحیح شو۔

جناب سپیکر: اؤ۔ امجد خان۔

جناب عبدالکریم: منسټر صاحب د جواب راکړی جی۔

جناب سپیکر: چې کوم کوئسچن دے۔

معاون خصوصی برائے کھیل و سیاحت: ډیره مهربانی جی۔ زه جی د معزز رکن سره اتفاق کوم جی او دا کوم کوئسچن ئے چې کړیدے، د هغې جواب خو مونږ ورکړیدے خو د دوئ په دې باندې نور تحفظات وی د سټاف وغیره نو حقیقت کښې زه به هم دا اوکړم چې دا د کمیټئ ته حواله شی چې دودھ کا دودھ پانی کا پانی شی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1948, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Karim Khan, 1949.

* 1949 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر کھیل و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کنڈ پارک کو گزشتہ سیلاب سے نقصان پہنچا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پارک کی بحالی کے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے کھیل و سیاحت): (الف) جی ہاں، یہ بات بالکل درست ہے۔

(ب) ٹورازم کارپوریشن خیبر پختونخوا نے کنڈ پارک کو نجی شعبے کی پارٹی میسرز فورٹ ورتھ اسلام آباد کو عرصہ 30 سال کیلئے بمورخہ 15-03-2007 کو پٹے پر دیا ہے۔ مذکورہ فرم پارک کی دیکھ بال اور سیاحتی سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے، گزشتہ سیلاب سے کنڈ پارک کو بہت نقصان پہنچا تھا جس کی تفصیل فرم نے فراہم کی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	کام کی تفصیل	اخراجات/ملین
1	جوگنگ ٹریک دریائے انڈس اور کابل کے ساتھ ساتھ	5.000
2	ریٹینگ وال/دریائے کابل	20.000
3	لان	20.000
5	ٹیوب ویل	2.000
4	واٹر سپلائی	2.000
6	پبلک لیٹرین میل/فی میل	3.000
7	تعمیر مین ان آوٹ گیٹ	1.000
8	فینسنگ	10.000
9	تزئین و آرائش موجودہ بلڈنگ	1.000
10	پائلٹ بورڈ	1.500
11	گائنٹ ویل	3,500
12	چلڈرن واٹر سلائیڈ	3.000

13	ریسنگ کار	3.000
14	منی کار	1.000
15	ٹوٹل اخراجات ملین روپے	76.000

جبکہ مذکورہ فرم نے سیلاب کے بعد پارک میں مختلف نوعیت کے ترقیاتی کام سرانجام دیئے ہیں جس میں خصوصاً سیاحوں کے آرام و کھانے پینے کی سہولیات کیلئے پارک میں موجود ریسٹورنٹ کو مزید بہتر آرام دہ اور خوبصورت بنایا گیا ہے اور اس کے علاوہ پارک میں بچوں کی تفریح کیلئے پلے لینڈ بنایا گیا ہے اور پارک میں مختلف مواقع پر شجر کاری کا بھی اہتمام کیا گیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سیلاب کے بعد کی بحالی کی تفصیل	اخراجات/ملین
1	بچوں کی تفریح کیلئے جھولے وغیرہ	7.000
2	ریسٹورنٹ	4.000
3	ڈاجنگ کار	1.500
4	فینسنگ	2.500
	ٹوٹل اخراجات ملین روپے	15.000

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دې سوال چې کوم جواب راکړے شویدے نو منسټر صاحب خو به هسې هم، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالکریم: دا دې سوال کښې چې کوم ډیټیل راکړے شویدے چې کام کی تفصیل او کوم One number، Number two تر Fourteen پورې، نو دیکښې هلته په ګراؤنډ باندې یو کار نه دے شوے۔ دغه رنګ د سیلاب نه پس چې هغوی څه بنائی نو دا هم Totally ډرامه ده، دیکښې په ګراؤنډ باندې د کنډ پارک موجوده پوزیشن چې دے هغه ډیر زیات خراب دے، باوجود د دې نه چې هغوی ډیر غټ ټکټ اخلی، لس د موټر سائیکل نه، چالیس د موټر نه، یو کس چالیس

چې څلور پینځه کسان موټر کښې راځي، ډير غټ اماؤنټ جوړيږی جی۔ دا چې کمیټی ته ځی نو دا د هم ورسره دغه شی ملګرے شی او د دې د هم ورسره دغه رااوځي جی۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب۔

معاون خصوصی برائے کھیل و سیاحت: سپیکر صاحب، په دې باندې تفصیلات ورکړی شوی دی خو زه به معزز رکن ته اووایم چې جوائنټ وزټ اوکړو پارک ته نو دا به بهتره وی، انکوائری به هم اوشی او د دوئ تسلی به هم اوشی۔

جناب عبدالکریم: ما ته منظوره ده سر۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جی۔ کوئسچن نمبر 2015، محترمه آمنه سردار، آمنه سردار۔

* 2015 _ محترمہ آمنہ سردار: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام صوبے کو تفویض کیا گیاہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو:

(i)بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت چلنے والے پروگرام(وسیلہ صحت)کاکیاسٹیٹس ہے؛

(ii) کیااس پروگرام کے تحت حکومت ماں اور نوزائدہ بچے کی صحت کیلئے کوئی اقدامات کررہی ہے؛

(iii)صوبائی اور ضلعی سطح پراس ضمن میں کیاکام ہورہاہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر(صحت)}: (الف)جی نہیں۔

(ب) چونکہ مذکورہ پروگرام وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہے اس لئے وسیلہ صحت کے بارے میں معلومات بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

محترمہ آمنہ سردار: جی، شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر، جواب تو انہوں نے مجھے دے دیاہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ پروگرام ان کے پاس نہیں آیا، بے نظیر انکم سپورٹ سے ہی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں لیکن دراصل میرا مقصد سوال اٹھانے کا یہ تھا کہ ماں اور بچے کی صحت کیلئے کیاپلان کیاجارہاتھا؟تواس کے بعد

مجھے پتہ چلا کہ CM Special Initiative for Mother and Child Health Care کا پروگرام آیا لیکن سر! اس سے بہت سارے لوگ اس طرح مستفید نہیں ہو رہے جس طرح ہونا چاہیے۔ خاص طور پہ جیسے ہمارے بی ایچ یوز میں Mother and Child Health Care Program چل رہا ہے اور وہ گلیات کے علاقے میں، چونکہ میرا تعلق گلیات سے ہے تو گلیات کے علاقے میں وہ بہت Successfully چل رہا ہے، یہ ایک اچھا Step ہے جس کی میں تعریف بھی کرنا چاہوں گی، لیکن ابھی اس پروگرام کو ختم کیا جا رہا ہے۔ ہمارے Door step پہ لوگوں کو الٹرا ساؤنڈ کی اور لیب کی، جتنے بھی ٹیسٹس وغیرہ ہوتے ہیں، ان کی سہولتیں فری مل رہی تھیں، اب چونکہ وہ ختم ہو جائے گا تو اس کا Alternate کیا ہوگا، اس کا نعم البدل کیا ہوگا؟ اور اگر ہو تو ویسا ہی ہو جس طرح لوگ ابھی مستفید ہو رہے ہیں، آئندہ مستقبل میں بھی وہ مستفید ہوتے رہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ سپیکر صاحب۔ مجھے ایک چیز کی اگر ایم پی اے صاحبہ تھوڑی سی Clarity کر دیں کہ گلیات میں کہاں پہ Mother and Child Health Care Program کونسے اس میں ختم ہو رہا ہے، Clarity آجائے گی تو میں جواب دے دوں گا۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! نوٹیفیکیشن آیا ہوا ہے، میرے پاس ہے بھی، میں آپ سے اس کو ڈسکس بھی کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ کوئسچن نمبر 2013، سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

* 2013 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گلشن رحمان کالونی میں ڈسپنسری موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گلشن رحمان کالونی کی ڈسپنسری میں کتنا عملہ تعینات ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) گلشن رحمان کالونی میں کوئی ڈسپنسری موجود نہیں ہے تاہم ڈسپنسری کے بجائے بنیادی مرکز صحت موجود ہے۔

(ب) بنیادی مرکز صحت میں مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ/سکیل	تعداد
1	ڈاکٹر اکرام اللہ	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	1
2	سروپ سنگھ	میڈیکل ٹیکنیشن بی ایس 16	1
3	رخشندہ مغل	فیمیل میڈیکل ٹیکنیشن بی ایس 09	1
4	زاہدہ انجم	ایل ایچ وی بی ایس 09	1
5	لحاظ، فقیر حسین	ای پی آئی بی ایس 09	2
6	ریاض احمد	چوکیدار بی ایس 03	1
7	امان اللہ	وارڈ اردلی بی ایس 03	1
8	گلناز	دائی بی ایس 02	1
9	محمد زاہد	بہشتی بی ایس 02	1

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جو سوال میں نے پوچھا تھا، اس کا جواب تو مکمل مل گیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کبھی کوئی ذمہ دار آدمی اس بنیادی مرکز صحت میں گیا ہے اور وہاں پہ عملہ جو تفصیل انہوں نے دی ہے، وہ کام کر رہا ہے یا محکمے کے اندر کوئی ایسا سسٹم ہے کہ جو بنیادی مرکز صحت اور آر ایچ سی وغیرہ کو چیک کرے کہ وہاں پہ جو سٹاف بھیجا گیا ہے وہ صحیح معنوں میں اپنی ڈیوٹی ادا کرتا ہو؟

جناب سپیکر: جی، شہرام خان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کچھ پریشان ہیں، پتہ نہیں کیا وجہ ہے؟ یہ جو ہیلتھ کی ایمرجنسی، صحت کی ایمرجنسی جو منسٹر صاحب! نافذ ہوئی ہے حکومت کی طرف سے، میں سمجھتا ہوں ان کے اوپر بہت زیادہ بوجھ ہے اور اس کو اللہ کرے کہ یہ کامیاب ہو جائیں لیکن ہمیں نظر نہیں آ رہا ہے ڈیڑھ

سالوں میں (قہقہے) تو میں نے سوال جو کیا تھا، میں نے کہا کہ آپ نے مجھے جواب دے دیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کر دی ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو بنیادی مرکز صحت جس کا میں نے سوال کیا ہے، کیا وہاں پہ کبھی کسی ذمہ دار افسر نے یا آپ کے کسی ذمہ دار آدمی نے وزٹ کیا ہے کہ وہاں پہ سٹاف کام کر رہا ہے یا نہیں کر رہا، یا آپ کے محکمے میں کوئی ایسا سسٹم ہے کہ جو آر ایچ سیز، ڈسپنسریز یا بی ایچ یوز میں عملے کو چیک کرتا ہے اور وزٹ کرتا ہے؟

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینئیر وزیر (صحت): جی بالکل، ڈی ایچ او اور ڈیپارٹمنٹ کا، ڈی ایچ او کے لیول پہ یہی اس کا کام ہے کہ وہ جائے چیک کرے، کون ہے کون نہیں ہے، پرفارمنس کیسی ہے، کیا مسائل ہیں؟ یہ اسی کا کام ہے ایک، دوسری بات یہ ہے کہ اس کو اور Improve کرنے کے لئے جس طرح ایجوکیشن میں Independent Monitoring Unit کا Concept لایا گیا ہے، اسی طرح ہم نے ہیلتھ میں Introduce کروایا ہے۔ Already اس پہ این ٹی ایس ٹیسٹ وغیرہ ہو گئے ہیں، ان شاءاللہ بہت جلد نومبر کے End تک ان شاءاللہ مانیٹرنگ یونٹ ہیلتھ میں بھی ہو گا جو کہ سارے بی ایچ یوز اور ایک Simultaneously checking ہو گی جس سے یہ ہو گا کہ ڈی ایچ او بھی خود چیک کرے گا اور مانیٹرنگ ٹیم جو ہو گی، وہ بھی چیکنگ کرے گی۔ تو Keep a check and balance کہ کس طرح کی Health activities چل رہی ہیں، کیا ہے کیا نہیں ہے جی؟

جناب سپیکر: اوکے جی۔ کوسچن نمبر 2014، سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

* 2014 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا PK-47 کے ہسپتالوں، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں مختلف قسم کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک ان خالی آسامیوں پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینئیر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) سکیل 1 سے 15 تک کی تمام خالی آسامیوں پر بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے اور اکتوبر 2014 میں ان خالی آسامیوں پر بھرتی کرلی جائے گی۔ PK-47 میں موجود ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی خالی آسامیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

نام خالی آسامی	تعداد	ہسپتال/بی ایچ/ڈسپنسری
میڈیکل سپیشلسٹ بی ایس18	01	ٹائپ ڈی ہسپتال حویلیاں
چائلڈ سپیشلسٹ بی ایس18	01	ٹائپ ڈی ہسپتال حویلیاں
سرجیکل سپیشلسٹ بی ایس18	01	ٹائپ ڈی ہسپتال حویلیاں
جے سی ٹی ریڈیالوجی بی ایس09	01	ٹائپ ڈی ہسپتال حویلیاں
جے سی ٹی ریڈیالوجی بی ایس09	01	آر ایچ سی موہری بڑبہن
جے سی ٹی/پیتھالوجی بی ایس09	01	آر ایچ سی موہری بڑبہن

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اس میں جو کوسچن میں نے پوچھا تھا، اس کا مجھے نامکمل جواب دیا گیا ہے، جو تفصیل میں نے پوسٹوں کی پوچھی تھی، میرے حلقہ پی کے 47 کا میں نے حوالہ دیا تھا کہ اس میں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں اور ڈسپنسریز میں کتنی پوسٹیں خالی تھیں؟ تو انہوں نے ٹوٹل مجھے یہ کوئی سات پوسٹیں بتائی ہیں کہ سات پوسٹیں خالی ہیں جو بالکل نامکمل جواب ہے، میرے اندازے کے مطابق کم از کم تیس پوسٹیں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز اور ڈسپنسریز میں خالی ہیں۔ ایک جناب سپیکر صاحب! بی ایچ یو، ڈسپنسری جو موہری بڑبہن آر ایچ سی ہے، اس میں ایم او کی پوسٹ خالی ہے، اے ایم او کی پوسٹ خالی ہے، ڈینٹل سرجن کی پوسٹ خالی ہے۔ ایف ایم ٹی کی اور ایل ایچ وی کی جناب سپیکر صاحب! ڈیڑھ دو سال سے خالی ہیں، تو ایک تو جواب نامکمل دیا گیا ہے اور دوسرا جو انہوں نے، میں نے کہا ہے کہ کیا حکومت ان پوسٹوں کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سکیل ایک سے پندرہ تک تمام خالی آسامیوں پر بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے جو 2014ء میں خالی آسامیوں پر بھرتی کی جائے گی لیکن جناب سپیکر صاحب! جو آر ایچ سی حویلیاں میں میڈیکل سپیشلسٹ کی بی پی ایس۔ 18 کی پوسٹ خالی ہے، چائلڈ

سپیشلسٹ بی ایس۔18 کی پوسٹ خالی ہے، سرجیکل سپیشلسٹ بی ایس۔18 کی پوسٹ خالی ہے، اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شہرام خان! آپ اس کا جواب دے دیں اور یہ آخری کوئسچن ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور اس کے ساتھ Related میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Last question. Time is over. Ji Shahram Khan.

سینیئر وزیر (صحت): بات کر رہے ہیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک بات ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ 13-2012 کی اے ڈی پی میں اور پھر 14-2013 کی اے ڈی پی میں آر ایچ سی حویلیاں جو کیٹیگری ڈی میں اپ گریڈ ہوئی تھی ہسپتال، اس کے Equipment کیلئے پیسے رکھے گئے تھے لیکن ابھی تک وہ سامان وہاں پہ نہیں بھیجا گیا، اس کا بھی آپ ذرا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ سپیکر صاحب۔ ایک تو یہ ہے جی کہ میں Totally agree کرتا ہوں نلوٹھا صاحب سے، سوال کا مکمل جواب ڈیپارٹمنٹ کو دینا چاہیئے تھا جو انہوں نے نہیں دیا، بہر حال اس سے میں Agree کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو اپوائنٹمنٹس ہیں، کل اس کے انٹرویوز ہیں Grade-1 to 15 جو ہے، جو ابھی انفارمیشن میں نے لی ہے اور اس میں ان کو اپوائنٹ کیا جائے گا۔ جہاں تک ڈاکٹرز کی بات ہے، گریڈ 17 Already ، میں نے ابھی Earlier کہا ہے کہ پی ایس بی اس کیلئے اس کو بھیج دیا گیا ہے چیف سیکرٹری کے پاس، اور اس کی ان شاء اللہ اپوائنٹمنٹ ہو جائے گی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک یہ مہربانی کریں جی، یہ ہاؤس اس طرح نہیں چلتا، آپ لوگ بھی، میاں صاحب! اپنی سیٹ پر آئیں جی، اپنی سیٹ پہ آجائیں، یہ ہاؤس کا، مطلب کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ کون کیا کہہ رہا ہے؟ مہربانی کریں جی، ہاؤس کو آرڈر میں رکھیں۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ جی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح ڈاکٹرز کی میں نے بات کی، گریڈ 17 کے ڈاکٹرز کی Already اپوائنٹمنٹ چل رہی ہے، ان شاء اللہ وہ ہو جائے گی۔ گریڈ 18 اور 19 کے جو

ڈاکٹرز ہیں، مسئلہ اس میں یہ ہے کہ وہ پبلک سروس کمیشن ان کو Hire کرتا ہے تو اس کیلئے ہم نے یہ پالیسی بنائی ہے کہ پبلک سروس کمیشن۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: شہرام خان! ایک منٹ، اصل میں ہر جگہ چھوٹی چھوٹی میٹنگز جاری ہیں، میں آگے پیچھے جہاں بھی دیکھ رہا ہوں نا، تو دو دو، تین تین میٹنگز جاری ہیں تو یہ Questions / Answers جو ہیں نا اس کا کوئی فائدہ نہیں رہتا، تو مہربانی کریں، مہربانی کریں، ملک نور سلیم صاحب، شوکت صاحب، بس جی، آرڈر میں کر لیں جی۔ شاہ فرمان خان! دیکھو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے نا جی، اگر آپ تھک چکے ہیں تو میں اس کو Adjourn کرتا ہوں۔ عبدالمنعم صاحب! آپ پھر کسی وقت ٹائم لے لیں، بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور)

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں میں، مطلب ٹھیک ہے ہم تو اتنا Hold نہیں رکھتے لیکن اتنا ہو کہ جو کوئسچن کرے اور جو Answer دے، کم از کم کسی کو سمجھ آ جائے۔ جی، شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ جی۔ گریڈ 18 اور گریڈ 19 کی جی میں بات کر رہا تھا جی، گریڈ 18 اور 19 کے لئے ہم نے یہ پلان کیا ہے کیونکہ پبلک سروس کمیشن اگر ان ڈاکٹرز کو Hire کریگا تو اس پہ بہت زیادہ ٹائم لگے گا تو ہم نے Already ان کو این او سی کیلئے کہہ دیا ہے کہ ہم Adhoc basis پر ڈاکٹرز جو 18 اور 19 کے ہیں، ان کو بھی Hire کریں تا کہ ہماری جو Specialties ہیں، جتنے ہاسپیٹلز میں، یہ Deficiency ختم ہو سکے اور ان کو Hire کر سکیں۔ تیسری بات، چونکہ حویلیاں کی انہوں نے بات کی ہے، کوئسچن ڈیٹیل میرے پاس ہے نہیں، بہرحال یہ Equipment کی بات کر رہے ہیں کہ کب تک وہ خرید ا جائے گا اور اس

کو ہسپتال میں لایا جائے گا؟ میں نلوٹھا صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤنگا، ڈیپارٹمنٹ ساتھ ہی ہے اور ان کو مطمئن کر دینگے ان شاءاللہ اور بتادینگے کہ کب یہاں Equipment آئے گا ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، آپ لوگ آپس میں بیٹھ جائیں، نماز کا ٹائم ہے، وقت ہو رہا ہے تو نماز اور چائے کے لئے وقفہ۔

ایک رکن: او سوالونہ جی؟

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ختم ہو گیا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ معزز اراکین اسمبلی کی چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، وہ ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جناب محمود خان، وزیر آبپاشی 30-10-2014 اور 31-10-2014، جناب فخر عالم وزیر صاحب، ایم پی اے 30-10-2014، جناب اعظم خان درانی صاحب 30-10-2014، جناب افتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے 30-10-2014، جناب عنایت اللہ خان صاحب، وزیر بلدیات 30-10-2014، جناب مظفر سید صاحب، وزیر خزانہ 30-10-2014، جناب محمد علی صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحب 30-10-2014، جناب محمد علی ترکئ 30-10-2014۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ نگہت اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! شکریہ۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہاؤس میں ہمارے جتنے بھی لوگ ہیں، اپوزیشن کے یا ٹریژری بنچز کے بہت سے لوگ جو ہیں تو وہ اس ایوان میں ہونے والی کارروائی پہ زیادہ دلچسپی نہیں لیتے، کوئی اپنی درخواست لیکر آیا ہوتا ہے، ٹائم جو پہلے آپ نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے لیکن میرا Basic سر! جو پوائنٹ آف آرڈر ہے اور میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ادھر کے لوگ اور ہم سب برابر

ہیں جناب سپیکر! ہر بندہ جو ہے تو Constituency جیت کے آیا ہے اور پھر اس کے بعد جو بھی لیڈیز، مینار ٹیز، جناب سپیکر صاحب! ہمیں Access to information پہ بڑی مشکلات پیش آ رہی ہیں کیونکہ ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ Unelected لوگوں کو اربوں روپوں کے فنڈز دیئے جا رہے ہیں جبکہ Elected لوگ جو ہیں تو وہ اس سے محروم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہمیں آپ کی اس پہ رولنگ چاہیئے کہ ہم اگر کسی بھی فورم پر جاتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو ہمیں اس پہ Access to Information جو ہے تو ایک ایم پی اے کو اگر نہیں مل سکتی تو ایک عام آدمی کو کیا ملے گی؟ تو یہ میری آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ اس پہ رولنگ دے دیں کہ ہمیں اس تک Access دی جائے تا کہ ہم وہاں سے جو بھی ڈائریکٹیوز ہیں، جو بھی ہے، وہ ہم نکالیں اور ہم Compare کریں کہ کتنا فنڈ کس کو دیا جا رہا ہے؟ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا یہ ابھی ریزولیوشن کی طرف جاتے ہیں لیکن یہ جو میڈم نے بات کی ہے، بالکل میں سمجھتا ہوں لیکن اس کا ایک پروسیجر طے ہے، اگر ہمارے پاس کوئی ہے تو آپ باقاعدہ کو ئسچن دیا کریں اور اگر آپ کا دیگر ڈیپارٹمنٹس کے بارے میں کوئی ایشو ہے تو اس کیلئے ایک Proper Commissioner تعینات کیا گیا ہے، آپ وہاں اس کو Application دیں۔ اس کے باوجود اگر کچھ نہیں ہوتا تو باقاعدہ آپ کیس ٹو کیس ہمیں ریفر کر سکتے ہیں۔ جی، وجیہہ الزمان صاحب۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان</u>: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا، جناب سپیکر! ہم ایوان میں آتے ہیں تو ٹی بریک ہوتا ہے تو آنریبل ممبرز سارے چائے پینے چلے جاتے ہیں تو وہ ہال میں اگر گورنمنٹ سرونٹس کی لئے بھی کوئی علیحدہ بندوبست کر دیا جائے کیونکہ ہال تنگ پڑ جاتا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیا ہوتا ہے؟

<u>جناب وجیہہ الزمان خان</u>: ہال تنگ پڑ جاتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: تو آنریبل سیکرٹریز ہمارے آئے ہوتے ہیں، ڈائریکٹرز آئے ہوتے ہیں، گورنمنٹ کے کافی سارے محکموں کے اہلکار آئے ہوتے ہیں توان کیلئے کوئی جائے کا اگر علیحدہ بندوبست ہو جائے،Insulting لگتی ہے کہ وہ بیٹھیں رہیں اوران کی جگہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: اچھا یہ Basically problem یہ ہے کہ Visitors آپ کے ساتھ آجاتے ہیں تو ہمارے لئے ممکن نہیں ہوتا کیونکہ وہ کسی ایم پی اے کے ساتھ ہوتا ہے، ہم نے جو گورنمنٹ آفیشلز ہیں، ان کیلئے کمیٹی روم میں الگ Arrangement کی ہوئی ہے، وہ کوئی ایشو نہیں ہے ان کیلئے۔ اچھا، ڈاکٹر سورن سنگھ صاحب، کیونکہ اس کے بعد جو ریزولیوشنز ہیں، میں اس لئے ہاؤس کو۔۔۔۔۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں مطیع اللہ خان نظامی صاحب جو کہ جماعت اسلامی کے امیر تھے بنگلہ دیش کے اندر، اس کو پھانسی کا حکم دیا گیا ہے، صرف اس وجہ سے کہ یہ ملک کے ساتھ اس کی وفاداری نہیں ہے، ملک کا یہ غدار ہے 1971ء کی جنگ کے حوالے سے لیکن سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک بندہ ایک بار ایم این اے بن جاتا ہے، دوسری بار اس ملک کا وزیر بن جاتا ہے اور اس ملک کے آئین کے اوپر وہ قسم اٹھاتا ہے اور اس ملک کی وفاداری کو وہ پوری کرتا ہے، اس کے باوجود اس کو پھانسی کی سزا دینا یہ بڑی تشویش ہے اور میں اپنی طرف سے اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور ایوان کے سامنے بھی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر Possible ہو تو اس کی ایک مذمتی قرارداد اگر آجائے تو ایوان کا اور آپ لوگوں کا شکریہ ہوگا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب! نہیں اس پر اگر آپ باقاعدہ قرارداد پھر Submit کریں، پروسیجر کے تحت وہ کرلینگے لیکن چلو آپ اس کے اوپر بات کرلیں۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ): سپیکر صاحب! ستا سو په وساطت د سردار صاحب انتهائی مشکور یم او قرارداد د دوئ اولیکی۔ دا چونکه د فیډرل ګورنمنټ مسئله ده، مونږ صوبائی حکومت به داسې قرارداد اولیکو چې فیډرل ګورنمنټ ته په خارجه تعلقاتو په بنیاد باندې هغوی ته هم، دا جماعت اسلامی والو ته د پاکستان د یکجهتئ سزا ورکړې کیږی۔ هسې په هغې 1971ء کښې د جماعت

اسلامی 54 هزار کسان دغه ځائې کښې شهیدان شوی وو او هغه د پاکستان د وفادارئ، چونکه هغوی پاکستانیان وو، د هغوی د وفادارئ سزا هغوی ته، ګنې د هغوی څه بل یعنی هغه وائی د بنګله دیش د دغه چې کوم دے، دا هغه وخت یو پاکستان وو، د هغې په وجه باندې د دوئ دغه اولیکی۔ زه انتهائی مشکور یم خو چې فیډرل ګورنمنټ ته مونږ وایو چې خارجه طور باندې مطلب دا دے چې حکومت سره رابطه اوساتی، چونکه دا مسئله چې کومه ده دا د مرکزی حکومت ده، صوبائی حکومت به سفارش، مونږ به ورکړو او زمونږ د جماعت اسلامی مؤقف هم دا دے په دې باره کښې، مونږ وزیر اعظم صاحب ته هم وئیلی دی چې فوری طور سره پخپله باندې د بنګله دیش سره رابطه اوکړه، دا دغه چې کوم دے دا دغه واپس واخلی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

قراردادیں

جناب سپیکر: آئٹم نمبر8: یہ ریزولیوشنز ہیں کچھ، سب سے پہلے میں نوابزادہ ولی محمد خان، ایم پی اے کو، ریزولیوشن نمبر620۔

نوابزادہ ولی محمد خان: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ قرارداد نمبر 620۔

چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا میں کوہستان، بٹگرام، تورغر اور شانگلہ کے اضلاع تعلیمی لحاظ سے پسماندہ اضلاع ہیں اور تعلیمی اداروں کی کمی کی وجہ سے شرح تعلیم بھی کم ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع کوہستان، شانگلہ، بٹگرام اور تورغر پر مشتمل صوبائی پبلک سروس کمیشن میں ایک نیا زون (6) کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی شاہ فرمان خان۔

مولانا محمد عصمت اللہ: سر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، بس وہ قرارداد پاس ہو جائے گی۔ جی، شاہ فرمان خان۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ قرارداد جو ہے، چونکہ اس کا ہم جائزہ لے رہے ہیں، ایسا نہ ہو کہ All of a sudden سارے ڈیمانڈ کرنا شروع کر دیں، تو بہتر یہ ہو گا کہ اس کی Analysis کر کے گورنمنٹ ایک Decision لے۔ اگر اس قرارداد کے اوپر ہم عمل کرتے ہیں یا اس کو سامنے لاتے ہیں تو جتنے ہاؤس کے اندر آنریبل ممبرز ہیں، کسی نہ کسی طریقے سے سب کی یہ خواہش ہے کہ ان کو بھی کوٹہ ملے تو اس سے ایک وہ سیچویشن بن جائے گی جو گورنمنٹ کیلئے کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اگر اس کو بیٹھ کر اس کے اوپر بات کی جائے اور اگر ریزولیوشن، کیونکہ اگر اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں اس اسمبلی کے اندر تو یہ پھر ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا اور اس قسم کی ڈیمانڈز جو بہت سارے ریجن ایسے ہیں، ڈسٹرکٹس ایسے ہیں جو اپنے آپ کو Deprive سمجھتے ہیں یا شاید وہ یہ سمجھتے ہوں کہ ان کا شیئر ان کو نہیں مل رہا، تو اس طرح ریزولیوشن کی صورت میں ایک ریجن کو سپورٹ کرنا یہ ہم Afford نہیں کر سکتے۔ بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں، ایک Analysis کر لیتے ہیں کہ انصاف پر مبنی ایک فیصلہ سامنے آئے۔

جناب سپیکر: شوکت خان! آپ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر! یہ چونکہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور میرے خیال سے ایک پبلک سروس کمیشن جو ہے، وہ بالکل ناکافی ہوتا جا رہا ہے، کافی Burden ہے، بہت سارے ادارے محروم ہو رہے ہیں، اگر آپ ٹیچروں کی بھرتی پہ شروع ہو جائیں تو سالوں سال لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹروں کی Shortage ہے، اس پہ اگر ہم دیتے ہیں تو وہ سالوں سال لگ جاتے ہیں تو میرے خیال سے اگر ہم چار چار بنا دیں کہ پشاور ریجن، ہزارہ ریجن، ملاکنڈ ریجن اور ساؤتھ ریجن، ہر ایک کیلئے، تو ایک تو اس میں شفافیت آ جائے گی، Transparent ہو جائے گا، ایک پراسیس تیز ہو جائے گا، تو میرے خیال سے اس میں کوئی وہ نہیں ہے کہ اگر اس کو، بالکل شاہ فرمان صاحب نے کہا کہ گورنمنٹ اپوزیشن دونوں ملکر اس پہ Consensus develop کریں، میرے خیال سے بہترین تجویز ہے، اس پہ ضرور غور کیا جانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جس طرح شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا کہ چار زون نہیں ہیں، پانچ زون ہیں تو انہوں نے ایک زون بڑھانے کی بات کی ہے اور بالکل یہ ایک جائز مطالبہ ہے، دور دراز کا ایریا ہے اور بچے

یقیناً اس میں اگر Accommodate نہیں ہونگے تو ان کی حق تلفی ہوگی، صوبے بھر میں پسماندہ ترین علاقہ ہے، تو ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں کہ یہ چھٹا زون ان میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! دیکھیں اگر اس پہ آپ کی Consensus نہیں آتی تو بہتر ہے کہ میں اس کو پینڈنگ رکھوں اور آپ مشاورت سے اس پہ Consensus build کرکے پھر وہ آپ کرلیں بجائے اس کے، کیونکہ پھر اس کا فائدہ نہیں ہوگا۔

(شور)

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! اس پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ مولانا صاحب بات کرلیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ مطالبہ ہم نے جو رکھا ہے جی، یا جو قرارداد نوابزادہ صاحب لائے ہیں، یہ اصل میں ان تمام ڈسٹرکٹس کے لوگوں کی دل کی آواز ہے اور یہ دل کی آواز ان کی اس لئے ہے کہ پشاور ہمارے صوبے کا دل ہے اور میں آج اس اسمبلی کے فلور پر انتہائی وثوق کیساتھ کہتا ہوں کہ یہاں ان ڈسٹرکٹس میں جو ہم علیحدہ چھٹا زون مانگتے ہیں، ان کا یہاں پر کوئی ایک کلرک تک نہیں ہے، سیکشن آفیسر تک نہیں ہے، ڈپٹی سیکرٹری تو دور کی بات ہے، سیکرٹری تک پہنچنا دور کی بات ہے، یہ اس لئے کہ ان پسماندہ اضلاع کو بھی ان زونوں کیساتھ زون میں شامل کیا گیا ہے کہ وہ ان کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتے ہیں، چل نہیں سکتے ہیں، تو لہذا کسی ایک، پورے ایک ضلع کو جو کہ لاکھوں آبادی پر مشتمل ہو اور صوبائی دارالحکومت میں صوبائی سیکرٹریٹ میں ان کا ایک کلرک تک نہ ہو، کیا سپیکر صاحب! یہ انصاف کا تقاضا ہے؟ اگر انصاف کا تقاضا نہیں ہے تو ہم ان پسماندہ ضلعوں کیلئے جو ہماری اس حکومت کی پالیسی بھی یہی ہے، بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ صاحب نے خود بتایا تھا کہ ہم پسماندہ اضلاع کو ترقیافتہ اضلاع کے ساتھ برابر لانا چاہتے ہیں تو ان کی برابری کی طرف ایک قدم ہے، جب برابری کی طرف ایک قدم پہ اگر ہم ان کی سپورٹ کررہے ہیں، انصاف فراہم کرنے کیلئے سپورٹ کررہے ہیں، ان دورافتادہ علاقوں کے لوگوں کیلئے سپورٹ کررہے ہیں تو میرے خیال میں اس کی مخالفت اگر کی جائے تو یہ بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں زیادہ بات، دیکھیں میں مولانا صاحب! ایک تجویز دیتا ہوں آپ کے سامنے، دیکھیں میری تو خواہش یہ ہوگی کہ آپ کی Consensus build ہو، اس میں بجائے اس کے کہ اس کو ہاؤس میں لائیں اور Defeat ہوتی ہے یا اس میں Controversy آتی ہے تو فائدہ نہیں ہوگا۔ (مداخلت) ستار صاحب! میری بات سنیں، (مداخلت) تھوڑی میری بات سنیں، تو آپ لوگ آپس میں مشاورت کریں، میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں، مولانا صاحب! پینڈنگ کرتا ہوں اور آپ مشاورت سے پھر اس قرارداد کو لے کر آئیں۔ جی جی، شاہ فرمان۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! ان کا یہ جو تین ڈسٹرکٹس ہیں، یہ جو چار ڈسٹرکٹس ہیں، اگر آپ ان کو دیں، کوہستان، شانگلہ، بٹگرام اور تورغر، اس کے اندر جو تورغر اور بٹگرام ہے اور کوہستان ان کا Competition ان اضلاع سے ہے، مانسہرہ سے ہے، ایبٹ آباد ہری پور کے ساتھ ہے، جو شانگلہ ہے وہ اپر دیر لوئر دیر اور ملاکنڈ کے اس میں ہے، پشاور ویلی جو 36 پرسنٹ پاپولیشن ہے پراونس کی، ان کا اپنا گلہ ہے کہ ہم ایک زون ہیں جو 36 پرسنٹ کے اوپر ہیں اور ہمیں اپنا شیئر نہیں مل رہا، لہذا یہ ایک پنڈورا باکس کھل جائے گا اور یہ ایشو تو ڈسکس ہوا ہی نہیں ہے اس لئے اچانک ریزولیوشن لانا، یہ تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! یہ اس طرح نہیں ہے، میں معافی چاہتا ہوں، یہ آپ کی، یا آپ نے ایجنڈا نہیں پڑھا، یہ ہمیں باقاعدہ (Put up) ہوئی ہے اور یہ ہم نے نوٹ کی ہے، پندرہ دن کے نوٹس پر ہم نے بھیجی ہے اور پروسیجر سے ہوئی ہے۔

وزیر آبنوشی: نہیں نہیں، یہ 'اچانک' کا مطلب میرا یہ ہے کہ اس کے اوپر ویسے بھی بات ہو سکتی ہے، یہاں پر ساری پولیٹیکل پارٹیز کے، اس ریجن کے اندر یہ دو ریجنز جو ہیں، اس کے اندر سارے پولیٹیکل پارٹیز کے ممبران موجود ہیں، آنریبل ممبرز، تو ان سے بات ہو سکتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ایشو اس حد تک گیا نہیں ہے کہ جہاں آپ اسمبلی میں ریزولیوشن لے کر آئے اس کے اوپر ہم ڈسکشن کر لیتے ہیں اور اگر، آپ دیکھ لیں اگر شانگلہ کی بات ہے تو شانگلہ کے اندر جو ڈسٹرکٹ ہے، وہ لوئر دیر، اپر دیر، ملاکنڈ، وہ تقریباً ان کے

درمیان Competition ہے اور میں آپ کو بتاؤں کہ پشاور ریجن کی اپنی Complaints ہیں جس کے اوپر بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ستار صاحب! ستار بات کرنا چاہتے ہیں، دو منٹ میں بات کر لیں اپنی، ستار صاحب کو موقع دیں، ستار۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ستار صاحب کو موقع دیں۔

جناب عبدالستار خان: مولانا صاحب! مجھے موقع دیں، میں تھوڑا Input دیتا ہوں اس میں۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کوہستان، بٹگرام اور تورغر شانگلہ، یہ زون فائیو میں ہیں، ایسا نہیں ہے کہ کوہستان اور بٹگرام ہزارہ کے ساتھ ہوں، یہ سارا دیر، چترال، سوات، یہ سب ملا کر زون ٹھہری ہے، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان اضلاع سے علیحدہ، یہ پانچویں زون میں ہیں سب، ان میں سے ایک چھٹا زون تجویز دیا جائے تاکہ یہ جو غربت زدہ لوگ ہیں، ان کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: بڑی معقول بات کرتا ہوں، (مداخلت) صبر کرو نا یار!

جناب سپیکر: دیکھیں، میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں، دیکھیں آپ جتنے بھی بات کریں اس کے اوپر، میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں، آپ لوگ اس کے اوپر، جی!

وزیر آبنوشی: ایک ایشو چلا تھا اور ہمارے بھائی ادھر موجود ہیں اور ان ڈسٹرکٹس میں ایک اباسین ڈویژن کا بھی، Unofficially ایک بات چلی تھی، نہیں چاہتے کہ یہاں Controversy create ہو، اس کے اوپر بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں اس کو پینڈنگ رکھتا ہوں، آپ لوگ اس پر مشاورت کر کے پھر اس کو لائیں، اس کو میں پینڈنگ کرتا ہوں۔ قرارداد نمبر 613، سردار حسین، سردار حسین صاحب، سردار حسین چترالی۔

جناب سردار حسین (چترال): جناب سپیکر! چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا کئی سالوں سے دہشت گردی کا شکار ہے جس کی وجہ سے یہاں معمول کی زندگی کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ بری طرح متاثر ہوا ہے، صوبے کی

معیشت اور اقتصاد کو بری طرح نقصان پہنچا ہے، بیروزگاری میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے، یہاں کے عوام غربت کی لکیر کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبے کی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبہ خیبر پختونخوا کو جنگ زدہ قرار دیا جائے۔ صوبے کے معاشی اور اقتصادی حالت بہتر بنانے کیلئے نہ صرف خصوصی مراعاتی پیکج کا اعلان کیا جائے بلکہ بین الاقوامی امداد کا زیادہ حصہ اس صوبے کو دیا جائے تاکہ دہشت گردی اور دہشت گردوں کے خلاف مزاحمت کی وجہ سے صوبے کے تباہ حال اور خستہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی ہو اور صوبے کے قدرتی وسائل کو زیر استعمال میں لانے کیلئے فوری اور خصوصی اقدامات اٹھائے جائیں، نیز صوبے کے عوام کو معمولات اور ضروریات زندگی کی فوری فراہمی اور ان میں آسانی پیدا کرنے کیلئے سنجیدہ عملی اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہم جب اسلام آباد جاتے ہیں تو اربوں ڈالر، کروڑوں ڈالر وفاقی حکومت لے چکی ہے، جب ہم ان کی مختلف کانفرنسز میں دیکھتے ہیں تو وہاں خیبر پختونخوا کا نمائندہ نہیں ہوتا کونے کچے میں اس صوبے کے، سوات کے اور دہشت گردی کے اس میں آئے ہوئے علاقوں کے نام پر مختلف این جی اوز کے نام سے کروڑوں روپے لوٹے جا رہے ہیں اور اسلام آباد کی ہر گلی کوچے میں ان علاقوں کے نام پر اور اس خصوصی صورتحال کے نام پر این جی اوز قائم ہو چکے ہیں اور کروڑوں ڈالرز آپس میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور جب ہم سوات کی طرف جاتے ہیں تو وہ بچہ جس کا سکول کوئی دس بارہ سال، پانچ چھ سال پہلے گر چکا تھا، وہی بچہ کسی درخت کے نیچے آج بھی پڑا ہوا ہے، باؤنڈری وال نہیں، لیٹرین، ٹائیلٹ نہیں ہے، عبادت خانے اسی حالت میں پڑے ہیں، ہمارے درالعلوم خستہ حالی کا شکار اسی طرح ہیں، وہ پیسہ جاتا کہاں ہے؟ لہذا یہ میں کہتا ہوں، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس پہ Fight کرے اور آگے جائے اور یہ دیکھا جائے کہ اس دہشتگردی کے اندر پنجاب کتنا متاثر ہوا، کراچی کتنا متاثر ہوا؟ جب میں نے بات کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔

جناب سردار حسین (چترال): جب میں نے بات کی، محترم۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب شاہ فرمان صاحب۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ بالکل انہوں نے صحیح فرمایا اور جو ہمارا ایک فرنٹ لائن پراونس کی حیثیت سے اس War on terror میں جو نقصان ہوا، اس صوبے کا اور اس کی مد میں جو پیسے آئے ہیں پاکستان کو، وہ بھی ہمارے ساتھ ناانصافی ہے، بلکہ یہاں تک ناانصافی ہے جناب سپیکر! کہ ہم نے Interior Minister سے ریکویسٹ کی کئی دفعہ کہ یہ صوبہ ابھی آفیسرز کے حوالے سے بھی ہارڈ ایریا نہیں ہے اور ہارڈ ایریا پیریڈ گزارنے کیلئے بلوچستان اور اور جگہوں پر ہمارے آفیسرز جاتے ہیں جس سے ہمارے Competent Officers بھی ہمارے ساتھ ہر وقت موجود نہیں رہتے تو یہ بالکل Discrimination ہے، Financial discrimination ہے، Administrative discrimination اس صوبے کے ساتھ بالکل ہے، میں سمجھتا ہوں کہ Proportionately جتنا ہمارا نقصان ہوا ہے Financially، اس کا بھی ازالہ ہو اور ہمیں، ہم بالکل حالت جنگ میں ہیں، ڈیٹیل یہ بتائی جارہی ہے، بالکل اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو یہاں پر اور بھی جو فیڈرل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، آپ نے وہ کیا ہے تو بس اس۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: ہم سپورٹ کرتے ہیں اس کو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Zareen Gul, Zreen Gul, lapsed. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ضلع سوات میں سیدو شریف ایئر پورٹ جو کہ عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اور اب چونکہ سوات میں امن وامان کی صورتحال بہت بہتر ہے اور ایئر پورٹ کو فعال بنانے میں کوئی مشکل نظر نہیں آرہی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سیدو شریف سوات ایئر پورٹ کو عوام کی سہولت کی خاطر کھول دیا

جائے تاکہ علاقے کے عوام کے ساتھ ساتھ سیاحت کے فروغ کو تقویت اور معیشت میں بہتری لائی جائے، اس لئے اس سیدو شریف سے اسلام آباد اور پشاور کی پروازیں شروع کی جائیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان صاحب۔

وزیر آبنوشی: ہاں جناب سپیکر! بالکل اصولاً تو اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں لیکن اگر آپ Recently دیکھیں تو پشاور ایئرپورٹ کے اوپر بھی جو انٹرنیشنل فلائٹس آتے رہے، دو تین ایسے واقعات ہوئے، اس کے ساتھ ہیں، یہ بات ہم Oppose نہیں کر رہے ہیں لیکن اگر اس پر ہم Opinion لیں کہ کیا اگر فلائٹس آئیں گی جائیں گی، وہ Safe ہیں تو بالکل ہونی چاہیئے جس طرح جعفر شاہ صاحب نے کہا کہ اگر وہ مطمئن ہیں اور Safe ہے تو بالکل ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: یعنی آپ اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔

وزیر آبنوشی: اتفاق کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بعض اوقات یہ فلسفے میں بول لیتے ہیں تاہم ہم اس کی زبان سمجھ لیتے ہیں کہ یہ اتفاق کرتے ہیں۔ The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب زرین گل: زما هم يو معصوم غونډي قرارداد دے۔

جناب سپیکر: ابھی، چلو مسٹر زرین گل، ته پکښې چهتی موتی مه کوه کنه۔

جناب زرین گل: ډيره شکريه محترم سپيکر صاحب۔ قرارداد نمبر 623۔

چونکہ ہزارہ ایکسپریس وے جو حسن ابدال تا مانسہرہ جس کا سروے مکمل ہونے کے بعد زمین کی Payment مالکان کو ہو چکی ہے لیکن شاہ مقصود انٹرچینج ہری پور کی زمین کی Payment تاحال مالکان کو نہیں ملی جبکہ ضلع ہری پور دو عدد انٹرچینج کے علاوہ باقی رقبے کی Payment بھی ہو چکی ہے، محکمہ لیت و لعل سے کام لے رہا ہے، انٹرچینج کا سروے ہونے کے بعد اس کی نشاندہی بذریعہ سیمنٹ کے پول سے واضح

کر دی گئی ہے، محکمہ مال اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے پٹواری کئی بار جا کر پیمائش بھی کر چکے ہیں لیکن اس کی پوزیشن جوں کی توں ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ شاہ مقصود انٹر چینج ہری پور زمین کی Payment فوری طور پر مالکان کو کی جائے تاکہ علاقے کے لوگوں کی بے چینی کو دور کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! سپورٹ کرتے ہیں اور یہ بھی وہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ روڈ بھی کافی لیٹ ہے اور وہی Discrimination کا حصہ ہے، تو ہم سپورٹ کرتے ہیں اس کو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Babar Saleem.

جناب بابر سلیم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ قرارداد نمبر 619:

چونکہ ملک بھر میں تمباکو کی فصل کا زیادہ تر حصہ خیبر پختونخوا میں اگایا جاتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پاکستان ٹوبیکو بورڈ کو مرکزی حکومت سے منتقل کر کے صوبائی حکومت کے حوالے کیا جائے تاکہ متعلقہ کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے کے ساتھ ساتھ مذکورہ فصل کی پیداوار میں مزید بہتری لائی جاسکے اور تمباکو کی فصل کو زرعی فصل قرار دیا جائے، نیز پاکستان ٹوبیکو بورڈ میں حقیقی کاشتکاروں کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! ویسے تو ایگریکلچر ہے ہی پراونشل سبجیکٹ اور اسی لئے کبھی کبھی ہمارے اوپر گندم بھی رکوائی جاتی ہے لیکن سمجھ سے باہر ہے کہ یہ کیش کراپ کیوں فیڈرل سبجیکٹ بنا ہوا ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور یہ واقعی۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Muhammad Ali Shah Bacha.

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

صوبائی حکومت ہر سال سالانہ بجٹ پروگرام میں عوام کی سہولت کیلئے مختلف منصوبے یعنی سکولز، کالجز، ٹیوب ویلز اور ہسپتال وغیرہ شامل کرتی ہے اور اس کی تعمیر پر کروڑوں روپے خرچ کر کے مکمل کر لیتی ہے اور ساتھ ہی محکمہ واپڈا کے ساتھ بجلی کے حصول کیلئے لاکھوں روپے جمع کرتی ہے لیکن رقم محکمہ واپڈا کے پاس جمع ہونے کے باوجود سالوں سال اس پر کوئی کارروائی نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے کروڑوں روپے سے نئی تعمیر شدہ عمارت اور عمارتوں میں نصب شدہ ٹیوب ویل مشینیں وغیرہ خراب ہو جاتی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تمام محکموں کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ وہ ان منظور شدہ Recognized کمپنیوں سے جن سے واپڈا سامان خریدتا ہے، خود بجلی کے آلات یعنی ٹرانسفارمرز، پولز وغیرہ خرید کر اس کی تنصیب کرے تاکہ عوام کا پیسہ ضائع ہونے سے بچ سکے اور عوام صوبائی حکومت کی طرف سے شروع کئے گئے منصوبے سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان۔

سید محمد علی شاہ: په دې باندې یو څو خبرې کوم۔

جناب سپیکر: محمد علی شاه باچا خبره اوکړی نو۔

سید محمد علی شاہ: په دې باندې جی دوه درې ځلور پیرې بحث اوشو جی چې کومې پیسې مونږ بلډنګ جوړوؤ یا سکول جوړوؤ یا ټیوب ویل جوړوؤ جی، په دیکښې اکثر بلډنګ جوړ شی، ټیوب ویل پکښې جوړ شی، ټول پراجیکټ جوړ شی خو د یو ټرانسفارمر د وجې نه یا د یو میټر د وجې نه یا داسې د واپډې سره چې کوم Related شیزونه دی، هغې کم از کم هغه د کروړونو روپو پراجیکټ چې کوم دے جناب سپیکر صاحب! پینځه کاله، شپږ کاله، اووه کاله داسې پروت وی نو زما د ګورنمنټ نه دا دغه دے چې دا قرارداد Fully support کړی او Unanimously دا قرارداد د پاس کړی۔

جناب سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: ډیره مهربانی۔ زه د باچا صاحب دوئ د قرارداد حمایت هم کوم ځکه چې دا مسئلې زما خیال دے چې په ټوله صوبه کښې دی، لکه زه یو مثال درکوم، زما پبلک هیلتھ یو سکیم دے او شپږ کاله اوشو د هغې ټرانسفارمر پیسې مخکښې ادا شوې دی خو هغه اوسه پورې مطلب دا دے چې هغه سکیم چالو نه شو، نو چې کوم شوے کار دے هغه تقریباً ختم شو، واپس به کول غواړی خو دې سره سره سپیکر صاحب! زما یو درخواست بل دے، ټولو ممبرانو تقریباً زیاتې پیسې خپلې بجلئ ته داخل کړې دی او هغه پیسې کال اوشو تر اوسه پورې هغه سامان مونږ ته نه ملاویږی چې دې ټی ایم اے نه د او که بفرض محال زمونږ سپیشل فنډ پیسې دی نو مونږ دا درخواست کوؤ چې صوبائی حکومت د دې له خپل څه سوچ جوړ کړی چې یره واپډې دا سامان د کمپنئ نه پخپله اخستې کیږی؟ زمونږ سره هم د واپډې څه حصه شته، په دې صوبه کښې هغې له څه طریقه کار جوړ کړی چې مونږ دا خپل فنډ هغوی ته داخلوؤ یا زمونږ مطلب دا دے چې کوم صوبائی محکمې دی چې هغې ته دا فنډ داخلیږی نو زمونږ کار به یو په جلدئ هم کیږی، بل هغه سامان د کمپنو نه په ارزانه ملاویږی خو مونږ ته ئے واپډا په ګرانه راکوی، دغه مهربانی د اوشی۔

جناب سپیکر: کریم خان۔

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بهبود آبادی): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دې نه پس به تاسو خبره اوکړئ۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه یو پوائنټ دیکښې Add کوم جی، واپډې سره داسې آپشن شته دے چې واپډا اوغواړی نو Self purchase د پاره هغوی کارخانو له مختلف سیکټرز کښې اجازت ورکوی، دوئ چې دا سکیمونو له خو هغه په څه نور طریقه کار باندې ورکوی نو دا آپشن هغوی سره شته دے، دا مې ستاسو په ذهن کښې دا خبره راوسته جی۔

جناب سپیکر: ملک بهرام صاحب به خبره کوی، د دې نه پس به شاه فرمان! تاسو به۔

جناب بهرام خان: شکریه سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب، زه خو د سید محمد علی شاه باچا د دې قرارداد حمایت کوم او دیکښې دا خبرې کول غواړم چې دا مسئله یوائې دوئ ته نه ده، بلکه د ده زه تائید کوم چې دا په دې غونډه صوبه کښې دا مسئله ده او یو یو بلډنګ چې کوم د سکول په شکل کښې هسپتال په شکل کښې او خصوصاً ټیوب ویلې، دا چې زمونږ په کومو حلقو کښې جوړې شوې دی، د هغې د پاره محکمه باقاعده واپډا ته پیسې د میټر د پاره او د Three Phase meter د پاره او د نورو میټرو د پاره ئے هم جمع کړې دی۔ د ټرانسفارمرو د پاره هم محکمو جمع کړې دی، د محکمه هیلتھ په شکل کښې، د ایجوکیشن په شکل کښې، د ایریګیشن په شکل او مونږ ایم پی ایز هم جمع کړې دی خو محترم سپیکر صاحب! هغه منصوبې تر اوسه پورې د یو میټر د لاسه دغسې پرتې دی، نه زمونږ هغه هسپتالونو ته میټر اولګیدو، نه ورته ټرانسفارمرې اولګیدې او نه ورته هغه ستنې اولګیدې، پولز اولګیدل، دې وجې نه د دا قرارداد منظور شی او صوبائی دغه ته د دا دغه ورکړے شی چې مونږ دا ستنې او میټرې چې دوئ نه شی پوره کولې نو چې مونږ له څه، هغه مونږ ته بیا ارزانې ملاویږی جی، څومره ستنې چې دی او څومره میټرې چې دی او څومره دغه چې دی، دا ټرانسفارمرې چې دی هغه په کم قیمت هم ملاویږی۔ زه دا امید ساتم چې ان شاء الله دا قرارداد به په متفقه طور منظور شی۔

جناب سپیکر: شکیل خان، خبره به هم هغه وی، هغه قرارداد به پاس کیږی۔ جی

مشیر برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر! باچا چې کوم ریزولیوشن پیش کړے دے، ډیر Important issue ده او داسې بلډنګز داسې ټیوب ویلز چې د پینځو پینځو کالو نه ټول ممبرز د هغې نشاندهی اوکړه او زه هم پکښې صرف یو اضافه کوم جی، چې دا د مونږ ډیمانډ هم اوکړو خو تاسو نه هم مونږ دا ریکویسټ کوؤ، چیف منسټر صاحب له هم دا ریکویسټ کوؤ چې واپډا چیف رااوغواړی، هغه سره دا مسئله Take up کړی، که نه منی نو خپله سیکورټی ترې کم از کم Withdraw کړئ، دا د * + + نه دی جی۔

جناب سپیکر: جی، شاه فرمان خان۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! پہلی ریزولیوشن نکال کے باقی ساری Identical resolutions اس لئے ہیں کہ یہ اس صوبے کے ساتھ جو Discrimination ہے، فیڈرل سبجیکٹ ہے اور پبلک ہیلتھ کے منسٹر کی حیثیت سے میرا اچھا خاصا تجربہ ہے کہ 290 کے قریب ابھی بھی میری سکیمز جو کہ کمپلیٹ ہو چکی ہیں، وہ ٹرانسفارمرز اور پاور سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے Dysfunctional ہیں اور افسوس کی یہ بات ہے کہ اگر سال کے اندر مکمل ہو جائے کوئی واٹر سکیمز اور اس کو آپ پاور نہ دیں تو پائپ Crusted ہو جاتے

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ہیں اور بجائے اس کے کہ کلین واٹر ہو، وہ Contaminated پانی جاتا ہے، تو یہ بہت زیادہ Important ہے۔ یہ صرف میں سمجھتا ہوں کہ سب نے اس کے اندر جو بات کی ہے، سارے آنریبل ممبرز کو اس کا احساس ہے اور میں ایک پوائنٹ اور Add کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Political victimization کیلئے بھی استعمال ہو جاتا ہے اور یہ بھی ہمارے اوپر Binding نہیں ہے کہ ہمارا کوئی آنریبل ممبر اپنے فنڈ میں سے پیسے واپڈا کو دے لیکن یہ ہماری مجبوری بن جاتی ہے کہ ہم دے دیتے ہیں، پیسے بھی ہم پکڑا دیتے ہیں ان کو اور اگر ان کا ریکارڈ ہم نہیں منگوا سکتے تو وہ ہمیں بتا دیں کہ کب کس نے پیسے جمع کرائے ہیں، کس کا کام دو سال سے رکا ہوا ہے اور کس کا کام ایک مہینے کے اندر ہوتا ہے؟ تو ہم سپورٹ کرتے ہیں جناب سپیکر! اس کو۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: ایک تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ جو بھی زبان استعمال کی جائے، وہ ضروری ہے کہ پارلیمانی زبان ہو، مطلب ایک جو ہمارے معزز رکن نے بات کی ہے کہ اس کا میں حذف کرتا ہوں جو تھوڑے غیر پارلیمانی الفاظ تھے اور میں ہاؤس کے سامنے یہ ریزولیوشن پیش کرتا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اس کے بعد صرف نماز کا وقفہ کرتے ہیں اور اس کے بعد ڈسکشن ہے، جو ہمارے پاس دو آئٹمز ہیں، دو آئٹمز کو ہم ایک جگہ پہ لے لیں گے، جو دو موضوعات ہیں، تو اس کے بعد مطلب صرف ایک ہی ہمارے پاس پوائنٹ رہ جائے گا۔ بریک ہے نماز کیلئے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! محرم جو ہے تو شروع ہو چکا ہے اور اس کے چار پانچ دن بہت زیادہ Sensitive ہیں تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس وقت ہم سب لوگ یہاں پہ اتنے زیادہ لوگ موجود بھی نہیں ہیں کہ جو Speeches میں اور اس میں Participation کر سکیں، تو اگر اس کو مؤخر کر دیا جائے، محرم کے بعد تاکہ محرم کی ساری سیچویشن بھی ہمیں مل جائے گی، موجودہ سیاسی صورتحال پر تو بات کر سکتے ہیں لیکن اگر لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کو جو ہے، تو اگر مطلب۔۔۔

جناب سپیکر: Sorry، میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! محرم جو ہے تو وہ ختم ہونے کے بعد جب ہم دوبارہ سیشن کال کریں گے تو میں چاہتی ہوں کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ جو ہے، اس وقت اگر ہم لوگ ڈسکس کر لیں۔ (مداخلت) ہں جی، نہیں، ٹھیک نہیں ہے یہ بات؟

جناب سپیکر: مطلب ہے ہاؤس اگر Agree کرتا ہے تو مجھے کوئی وہ نہیں ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! ایک منٹ، میری بات پوری ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، اس میں سر! جنرل مطلب یہ ہے کہ جو جنرل ڈسکشن ہے جو موجودہ سیاسی صورتحال پہ ہے، وہ ہم الگ اس پہ بات کر لیں لیکن جو دوسرا آئٹم ہے جو کہ ہمارا لاء اینڈ آرڈر پہ ہے، اگر اس

کو محرم کے بعد ہم ڈسکس کریں تو ہمیں پتہ چل جائے گا، جو End یا محرم کے دسویں دن تک ہوتا ہے تو اس میں کیا ہوا، محرم کی کیسی سیچویشن تھی، اس میں لاء اینڈ آرڈر کیسا رہا؟ تو میرا خیال ہے، اگر یہ ہاؤس اس کو منظور کرلے تو میں آپ کی شکر گزار ہوں گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ اچھا مولانا صاحب! آپ آغاز کریں گے، میرے خیال میں آج ایسا کریں گے کہ پارلیمانی لیڈرز بولیں گے، دوسرے دن پھر سب کو موقع دیں گے۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اس ایوان میں تمام بیٹھے ہوئے ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جناب سپیکر! آپ کا بھی کہ اس دن جب مولانا فضل الرحمان پر جان لیوا حملہ ہوا تھا، اس پہ اظہار ہمدردی جو آپ لوگوں نے کی، میں سب کا شکر گزار ہوں لیکن جناب سپیکر! اس پہ یہ بات کرنا بہت ضروری ہے کہ مولانا فضل الرحمان صاحب پر یہ تیسرا خودکش حملہ ہے، دو خودکش حملے ہو چکے ہیں، ہمارے اس صوبے میں، ایک چارسدہ کے مقام پر اور ایک صوابی کے مقام پر اور یہ تیسرا حملہ کوئٹہ میں ہوا ہے جناب سپیکر! یہ بہت بڑی سازش تھی جناب سپیکر! اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کرم سے اس سازش کو ناکام بنایا لیکن جناب سپیکر! یہ بات کرنا بہت ضروری ہے کہ آخر یہ ایسا ہو کیوں رہا ہے؟ جناب سپیکر! ہماری جماعت کے لوگوں کو شہید کیا جا رہا ہے، ڈسٹرکٹ کے عہدوں پر فائز ہماری جماعت کے لوگوں کو، علماء کو قتل کیا جا رہا ہے جناب سپیکر! ٹارگٹ کر کے قتل کیا جا رہا ہے جناب سپیکر! اور میں صرف جمعیت علماء اسلام کی بات نہیں کرتا، یہاں پہ دوسری جماعت کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، ان کے کارکنوں کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے، ان کے لیڈروں کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ ہم بات کرتے ہیں تو اسلام کی بات کرتے ہیں، ہمارا گناہ کیا ہے؟ ہمارا گناہ یہ ہے کہ ہم اسلامی نظام کی بات کرتے ہیں جناب سپیکر! ہم آئین کی بات کرتے ہیں، جناب سپیکر! ہم پاکستان کی سالمیت کی بات کرتے ہیں، جناب سپیکر! ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور آپ نے ہمارا پورا، ہماری پوری ہسٹری آپ دیکھیں، جمعیت علماء اسلام کی ہسٹری آپ دیکھیں، مفتی محمودؒ سے، وہاں سے آپ دیکھیں کہ ان کی جدوجہد جمہوریت کیلئے، پاکستان میں اسلامی نظام کیلئے جو جدوجہد ہے، اس ملک کیلئے جو جدوجہد ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے اور آج بھی ہم اسی کیلئے

قربانیاں دیتے چلے آرہے ہیں، مولانا فضل الرحمان کی پوری زندگی آپ دیکھ لیں تو جیلوں سے وہ جدوجہد جو مارشل لاء کے خلاف، ایڈمنسٹریٹروں کے خلاف، جمہوریت کے لئے، تو وہ بھری پڑی ہے جناب سپیکر! لیکن آج اگر ہم آئین کی بات کرتے ہیں، آج اگر ہم اسلام کی بات کرتے ہیں، آج اگر ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں، آج اگر ہم عدل وانصاف کی بات کرتے ہیں، آج اگر ہم پاکستان کی سالمیت کی بات کرتے ہیں جناب سپیکر! تو یہ ہمارا گناہ ہے کہ ہم ایسا کیوں کررہے ہیں؟اور اس کی پاداشت میں ہمیں سزادی جاتی ہے۔ آپ کے پورے خطے میں جو لہر ہے اور جو بدامنی ہے پورے آپ کے اس خطے میں، اس کیلئے مولانا فضل الرحمان نے، جمعیت علماء اسلام نے پچاس ہزار علماء کو اکٹھا کیا اور پچاس ہزار علماء کو ایک جگہ پہ اکٹھا کرنا اور پاکستان میں عسکری تنظیم یا اسلحے کے ساتھ اپنی سیاسی جدوجہد کرنا، اس کے مقابلے میں پچاس ہزار علماء کو اکٹھا کیا کہ پاکستان میں ہم اسلحے کے زور پہ جدوجہد کو ناجائز قرار دیتے ہیں، ہم نے تمام تنظیموں کو، وفاق المدارس کو ہم نے بٹھایا ہے ایک ہی جگہ پر کہ اس مشکل سے ہم نے اپنے آپ کو نکالنا ہے اور علماء نے ایک کردار ادا کیا اس میں، اور اس کو ناجائز قرار دیا پاکستان کی سرزمین پر کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے، جناب سپیکر! اس پاداشت میں یہ سزا مل رہی ہے جناب سپیکر! کہ ہم نے ان علماء کو اور پاکستان میں تمام علماء کو اکٹھا کرکے اور بیک زبان ایک ہی بات کرکے پاکستان میں اسلحے کے زور پر عسکری جدوجہد پر پابندی کا علماء کی طرف سے اعلان کیا گیا، ناجائز قرار دیا گیا، اس کو اجازت کسی بھی صورت میں نہیں دی جاسکتی لیکن اس کی پاداشت میں سزا آپ دیکھیں، ہم تو کہتے ہیں کہ سیاست جو ہے ہماری وہ دھاندلیوں کی نذر ہوگئی اور زندگی ہماری عسکریت پسندوں کے حوالے ہوگئی، تو ہمیں کیا ملا؟ جناب سپیکر! ہم جو جدوجہد کررہے ہیں، وہ عوام کے لئے کررہے ہیں، اس پاکستان کی سرزمین کیلئے کررہے ہیں تو ہمیں کیا ملا جناب سپیکر؟ اور جناب سپیکر! اگر ہم دوسری طرف دیکھیں وہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ آج میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں، پاکستان کے جمہوری اداروں کے خلاف، پاکستان کے اداروں کے خلاف اتنی بڑی سازش کبھی بھی نہیں رچی گئی جو آج پاکستان کے اسلام آباد کے شہر میں جمہوریت اور آئین کے خلاف، (تالیاں) جو دھرنا دیا جارہا ہے، وہ پاکستان کی جمہوریت کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی تقاریر ہونگی اس سٹیج پر، لیکن جو تضادات کا شکار ہیں وہ تقاریر اور وہ باتیں، وہ ساری دنیا کے سامنے ہیں۔ آج

اگر وہ آئین کے خلاف بات کرتے ہیں، آج اگر وہ جمہوریت کے خلاف بات کرتے ہیں، آج اگر ہمارے مقدس جمہوری اداروں پر حملہ ہوتا ہے، پارلیمنٹ پاکستان کا مقدس پارلیمنٹ ہے، عوام کی نمائندگی وہاں پہ موجود ہے اور اگر اس پارلیمنٹ کو دھمکی دی جاتی ہے، اس کے گیٹ توڑے جاتے ہیں، اس ادارے کے تقدس کو اگر پامال کیا جاتا ہے تو جناب سپیکر! آپ دیکھیں، ایک طرف تو یہ عمل ہے اور دوسری طرف جمہوریت کیلئے جمہوری، جتنے ہمارے یہ دوست بیٹھے ہیں اور وہ جمہوریت کیلئے اکٹھے ہوئے اور اس سازش کے خلاف اکٹھے ہوئے اور اس سازش کو الحمدللہ ناکام بنایا لیکن بات یہاں پہ یہ کرنی ہے کہ جو لوگ، میں عمران خان صاحب کی بات کرلونگا کہ وہ اگر سٹیج پہ یہ بات کرتے ہیں کہ ہم نے دھرنا دینا ہے دھاندلیوں کے خلاف، اور پھر وہاں پہ جائیں اور پھر یہ کہیں کہ ہم دھاندلیوں کے خلاف تحریک اس لئے چلانا چاہتے ہیں کہ ہم بہتر جمہوریت لانا چاہتے ہیں، بہتر جمہوریت کیلئے ہم یہ تحریک چلانا چاہتے ہیں، جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ ایک طرف تو بہتر جمہوریت کیلئے آپ جمہوری ادارے کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کررہے ہیں تو پھر آپ کو تو چاہیئے یہ تھا کہ آپ پارلیمنٹ میں جاتے کیونکہ ہمارا تسلسل تو اسی پارلیمنٹ سے ہے کہ اس میں لنگڑی لولی جمہوریت ہو یا ہمارے انتخابات کے حوالے سے مسائل ہوں، وہ ٹھیک ہے اپنی جگہ پر ہیں لیکن اسی پارلیمنٹ میں بیٹھ کر آپ اس کی اصلاحات کرسکتے ہیں، اس میں آپ تبدیلی لاسکتے ہیں۔ جو الیکشن کے حوالے سے اگر دھاندلی ہوتی ہے تو اس کی اصلاحات ہوسکتی ہیں جناب سپیکر! لیکن وہ کرنی ہیں تو پارلیمنٹ کے راستے سے کرنی ہیں اور جہاں آپ نے بہتر جمہوریت کی بات کی، وہاں آپ نے آمریت کو دعوت دی اور آپ نے کہا کہ میں بہتر جمہوریت کیلئے جارہا ہوں اور پھر کہا کہ امپائر کی انگلی اٹھنے والی ہے اور پھر آپ نے آمریت کو دعوت دی کہ آپ آئیں اور اس نظام کو لپیٹ دیں اور میں صرف یہاں تک بات نہیں ہے جناب سپیکر! پھر آپ نے دیکھا کہ جو لوگ میڈیا کی بات کرتے ہیں، میڈیا کی آزادی کی بات جناب سپیکر! کرتے ہیں اور پھر آپ نے دیکھا کہ پی ٹی وی پہ کیسے حملہ ہوا اور پی ٹی وی کی اس بلڈنگ کو کیسے اپنے قبضے میں انہوں لیا اور آئے روز آپ دیکھتے ہیں کہ 'جیو' پر جب تسلسل سے آپ اس کو دیکھ رہے ہیں کہ اس پہ حملے ہوتے رہے ہیں اور میڈیا کے لوگ جو وہاں پہ میڈیا کوریج کررہے ہیں، روزانہ پہ حملے ہوتے رہے ہیں تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ میڈیا کی آزادی کی بات کرنے والے تضادات کا شکار کیوں ہے؟ کہ آپ اسکی آزادی کی بات

کرتے ہیں، میڈیا کی بات کرتے ہیں، ایک ستون ہے پاکستان کا اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ایک ستون ہے لیکن ہم میں بھی وہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی تنقید کو برداشت کر سکیں، وہ تنقید اگر آپ پر ہوتی ہے تو آپ کو تنقید برداشت کرنی چاہیئے، یہ تو نہیں ہے کہ آپ کھڑے ہو کے آپ Violence create کریں اور اپنے کارکنوں کو اس طرف آپ لے جائیں کہ وہ کہیں بھی کھڑے ہو کے، کسی کے ساتھ، کبھی پولیس کو مارنا، کبھی آپ پولیس فورس کو مارتے ہیں ڈنڈوں سے، کبھی آپ ٹی وی چینلز کے خلاف اس کے دفتر پہ حملے کرتے ہیں اور کبھی آپ جو وہاں پہ کوریج کر رہے ہیں، ان کو مارتے ہیں، تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ آپ جمہوریت کی خدمت کر رہے ہیں اور کس قسم کی جمہوریت کی بات، یہ بہتر جمہوریت کی طرف راستہ تھا اور پھر آپ نے آمریت کو دعوت دی، آپ میڈیا پر حملہ آور ہوئے، میں تو میڈیا کا شکر گزار ہوں کہ کم از کم اس پورے دورانیے میں، کم از کم تحریک انصاف کا جو پروگرام ہے، کم از کم وہ تو سامنے لے آئے، شخصیت کے حوالے سے تو ایک چیز سامنے آئی ہے۔ تو یہ میڈیا کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ پوری دنیا کے سامنے ایک چیز لائی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے الزامات لگانا سٹیج سے، اور کرپشن کے حوالے سے الزامات لگانا اور آپ اس کو دیکھتے ہیں کہ آپ پولیس کے حوالے سے ایک سیاست کرتے ہیں کہ ہم نے پولیس کو غیر سیاسی بنا دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کی نقل اتارنا وہاں سٹیج کے اوپر اور کرپشن کے حوالے سے لوگوں پر الزامات لگانا جناب سپیکر! اور مجھے تو یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ اکثر میں ان کو سنتا رہتا ہوں کہ وہ کبھی جیل کی دھمکی دیتے ہیں کہ ہم آپ کو نئے پاکستان کی جیل میں لے جائیں گے، کبھی وہ ڈیزل کے حوالے سے بات کرتے ہیں، آج تک ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ اس کے پیچھے ہے کیا؟ کیا بس اس کے کان میں جو بھی انڈھیلیں وہی بات کرے، اس کے حقائق کی طرف بالکل ہی نہیں جانا کہ اصل حقیقت کیا ہے، کیا ایسا ہے؟ لیکن ہمیں تو یہ نظر آیا اس میں کہ یہ آپ کی اس حکومت کی Good governance ہو گی کہ ایک سرکاری گاڑی جاتی ہے اور سوشل میڈیا پہ وہ Clips موجود ہیں کہ اس میں ڈیزل لے کے جا رہے ہیں اور اس سے جنریٹرز بھرے جا رہے ہیں، (تالیاں) اس کے جنریٹرز بھرے جا رہے ہیں اور وہ سرکاری گاڑی میں وہ ڈیزل پہنچ رہا ہے، یہ Good governance ہے اور جو آپ کے اس دھرنے میں آپ کی حکومت کی مشینری استعمال ہوتی ہے جناب سپیکر! روز آپ کے یہاں سے وزراء سارے اپنی گاڑیوں کو

استعمال کر کے اس دھرنے میں جاتے ہیں، آپ کا چیف منسٹر اس دھرنے میں جاتا ہے اور آپ دیکھیں اس دھرنے میں، اور پھر کے پی کے ہاؤس سے جو ناشتے جا رہے ہیں، جو چائے کا سامان جا رہا ہے، ذرا اس کا حساب بھی تو لگائیں کہ اس کا حساب ہے کیا، کیا پارلیمنٹ کو بتائیں گے کہ اس پہ کتنے اخراجات ہوتے ہیں؟ تو عجیب بات ہے، میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ کے اندر ایک لکیر کھینچی جا چکی ہے جناب سپیکر! اور اس میں اگر آپ دیکھیں، آپ میڈیا پہ دیکھیں کہ اگر سازش کے خلاف اگر کوئی اکٹھا ہوا ہے، کوئی جمہوری قوتیں اگر اکٹھی ہوئی ہیں جناب سپیکر! تو آپ سنتے رہے ہیں اور آپ ٹی وی مذاکروں میں، آپ لوگوں میں بھی سنیں گے کہ بہت بڑی سازش تھی لیکن اس کو روکنے کیلئے جو جمہوری قوتیں اکٹھی ہوئی ہیں، ان کو Appreciate کیا جاتا ہے جناب سپیکر! (تالیاں) ان کو Appreciate جناب سپیکر! کیا جاتا ہے۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ لکیر کیسی؟ وہ اس پارلیمنٹ میں آپ دیکھیں، ہمیشہ ہوتا یہ ہے کہ حزب اختلاف کی جماعت، جو جماعتیں ہوتی ہیں، مزید اپنی ان جماعتوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے اور حکومت کے خلاف ایک تحریک لائی جاتی ہے لیکن یہ جناب سپیکر! پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ ایک حکومت کے ساتھ پوری پارلیمنٹ اکٹھی کھڑی ہوتی ہے صرف جمہوریت اور آئین کیلئے اور اسکے Against جن لوگوں کی بات ہوتی ہے جناب سپیکر! تو وہ بھی سامنے ہے اور وہ اس سازش کا حصہ بتایا جاتا ہے، اس لئے میں کہتا ہوں کہ لکیر کھینچی جا چکی ہے۔ یہ جو ان کے اوپر یہ الزامات اور دھبے ہیں، اس دھبے کو تحریک انصاف کو مٹانا ہو گا، جب ان کے اوپر جمہوریت کے خلاف سازش کرنے کے ساتھ کھڑے ہو کر ان پہ جو یہ دھبہ ہے، پارلیمنٹ میں اگر یہ لکیر کھینچی جا چکی ہے تو اسی بنیاد پر ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو آئین کی بات کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اس ملک کے عوام کیلئے، عوام کے فیصلوں پر زور دیتے ہیں کہ اس پارلیمنٹ سے عوام کے حق میں فیصلے ہونگے اور وہ لوگ ہیں جو اس پارلیمنٹ کو اور اس آئین کو اور عدلیہ کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جناب سپیکر! تو وہ کہتے ہیں کہ ہم جب بات کرتے ہیں دھرنے کے حوالے سے، مولانا فضل الرحمان صاحب نے بات کی کہ دھرنے میں جو ڈانس کیا جا رہا ہوتا ہے اور ہماری قوم کی بیٹیوں کو اور بہنوں کو نچایا جا رہا ہوتا ہے، جب وہ اس قسم کی بات کرتے ہیں تو اسکے جواب میں کہا جاتا ہے (شور) آپ بیٹھیں، آپ لوگوں نے بہت باتیں سنائیں۔ (شور اور قطع کلامیاں)

آج ہماری بات بھی سنیں، (شور) آج ہماری بات بھی سننی پڑے گی، (شور) آپ کو ہماری بات سننی پڑے گی آج۔ (شور) آج ہماری بات آپ کو سننی پڑے گی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس کے بعد، (شور) اس کے بعد موقع دیں گے، شاہ فرمان! آپ بیٹھ جائیں۔ (شور) اس کے بعد (شور) آپ بیٹھ جائیں، اس کے بعد شاہ فرمان بات کر لیں گے، (شور) اس کے بعد میں شاہ فرمان کو بات کرنے دونگا، (شور) آپ بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں جی۔ (شور اور قطع کلامی) آپ بیٹھ جائیں جی، جی بیٹھ جائیں۔ (شور اور قطع کلامیاں) شاہ فرمان اس کے بعد جواب دے گا نا، (شور اور قطع کلامیاں) (تالیاں) (شور اور قطع کلامیاں) میں اجلاس کو 10-11-2014 دو بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 10 نومبر 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)